

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۵۰



جون ۱۹۳۳ء
ظہور احمد گوی

بیادگار

اُلیٰ حضرت جامع الشریعت الطریق فخر العلماء قدّۃ السالکین
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا الحاج محمد ذاکر بکوی نور اللہ مرقدہ
منجانب

ارکان حزب الانصار بھاریہ پنجاب

اغراض و مقاصد دا اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ -
تبلیغ و اشاعت اسلام ۲، اصلاح الرسوم ۳، احیاء و اشاعت علم دینیہ
قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ دی پہلی بار زیادہ خرچ ہوتے ہیں
جو صاحب یا تجزیہ یا اس سے زیادہ رقم بغرض اعانت ارسال فرمائیں گے۔ وہ معاون
خاص تصور ہونگے۔ ایسے حضرات کی اسمائے گرامی شکر کیہ کیا تھوہج رسالہ ہوا کریں گے۔
۲۔ غریب مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ عبصر مقرر ہے۔
۳۔ ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جاتا ہے۔ چنیدہ
دکنیت کم از کم چار آنہ ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔

۴۔ نمونہ کارچہ ہر کے ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے قیمت نہیں بھیجا جاتا
۵۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک
کی بے عنوانیوں اور دیہات کے چٹھی رسالوں کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ
میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جس صاحب کو رسالہ نہ ملے وہ مہینہ کے اخیر میں
اطلاع دے دیا کریں۔ ورنہ دفاتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنامہ۔ ہیکر رسالہ شمس لکھنؤ بھاریہ پنجاب ہونی چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہانہ جریہ

شمس الاسلام

بھیرہ

پنجاب

جلد ۱ باب ۱ تا ۱۰ جون ۱۹۳۳ء تا ۱۳۵۲ھ

صفحہ نمبر	فہرست مضامین	نمبر شمار
۲	ماخوذ	۱
۲	باب التفسیر -	۲
۶	باب الحدیث	۳
۹	حمید الخائسین	۴
۱۴	قابل توجہ حکام ضلع شاہ پور	۵
۲۳	تکلمۃ الایمان	۶
۳۴	شیعوں کے کارنامے	۷
۴۵	بنگال اور برما کے سفر کے حالات	۸
	استفسارات	
	محمد اکبر میٹروی، مدیر تحصیل کہوٹہ	

بَابُ التَّقْسِيرِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا
وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

(پارہ ۱۰ - سورہ انفال - رکوع ۹)

ترجمہ - اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا اور مدد کی راہ میں - اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی ہیں ایمان والے سچے واسطے ان کے بخشش ہے اور روزی عزت کی

ف ان آیات میں خداوند کریم نے مہاجرین اور انصار کو مومن کامل بیان فرما کر ان کے لئے مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا ہے - یہ ایمان والوں کے اوصاف ہیں سے ہجرت جہاد اور نصرت کا ذکر فرما کر تمام دنیا کے اعدائے صحابہ کی تردید فرمائی ہے - ان اوصاف کا خلاصہ ہے

ابو جریضہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پایا جانا اظہر من الشمس ہے - اور یہ آیت ان کے سچے مومن ہونے پر زبردست دلیل ہے - اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مہاجرین اور انصار کے جو مشترک مقام بیان فرمائے ہیں اگر دشمنان صحابہ ان کو انصاف کی نظر سے دیکھیں تو حضرات مہاجرین بالخصوص سرگرد مہاجرین (حضرات ثلاثہ) کے ایمان و فضائل سے انکار نہ کریں - قرآن کریم نے مہاجرین و انصار کے کمال ایمان اور فضائل پر ناقابل انکار شہادت دی ہے - شیعہ مفسرین نے بھی مہاجرین و انصار کے محاسن و مناقب کے سامنے تسلیم خرم کر دیا ہے - اور بتا دیا ہے کہ ان نبیوں کا جو یہ سے انکار کر کے کوئی شخص مسلح داریں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا - چنانچہ علامہ طبرسی مجمع البیان صفحہ ۴۵۲ میں آیت مذکورہ کے ذیل میں لکھتا ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار کے حامد و مدح کرنے اس آیت والذین ہاجر و اوجاہدوا فی سبیل اللہ سورۃ انفال میں فرمائی ہے یعنی ان مہاجرین نے اللہ اور اس کے رسول

ثم عاد سبحانه الى ذكر المهاجرين والانصار ومدحهم والى افعالهم والذین ہجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ صدقوا اللہ

مع ذلك في اعلاء دين الله والذين
اووا ونصروا اى ضموا هم ونصروا
النبي اولئك هم المؤمنون حقا
اولئك الذين حققوا ايمانهم بالهجرة و
النصرة

۴۔ تفسیر خلاصۃ النبی میں ہے

وانا نکر بخدا رسولہ ہجرت کر دند و جہاد کر دند
راہ حسد و اطماعت لا مروت نہ وانا نکر بعد از تصدیق
جائے داوند اہل ہجرت ما۔ ویا رہی کر دند پیغمبر
قتال مشرکان برستی دورستی مرایشاں راست آرزو
از خدا سے روزی نکو بے رنج و نقص قوت

۵۔ علامن کا شفی تفسیر صافی میں فرمائیے
اولئك هم المؤمنون حقا لانهم حققوا
ايمانهم بالهجرة والنصرة والا نسلوا

اور باوجود اس ہجرت کے ان لوگوں نے اللہ کے
دین اسلام کو بلند کر نیکی لئی اللہ کے دشمنوں
سے اور جہاد بھی کئے۔ اور والذین اووا ونصروا
سے انصار کے فضائل بیان فرمائے۔ یعنی انصار
بنے ان جلا وطن مہاجرین کو اپنے کنبہ میں ملا کر قیام
کرنے کیلئے مکانات دئیے۔ اور نبی صلعم کی ہر
چیز کے نازک وقتوں میں امداد فرمائی۔ اس کے بعد
ہر دو کی مشترکہ فضیلت یہ بیان فرمائی کہ اولئک ہم
المؤمنون حقا۔ ہم مغفرت و رزق کریم۔ ان مہاجرین
نے ہجرت و نصرت سے اپنے ایمان کو محقق کیا

جن لوگوں نے خدا و رسول کی خاطر ہجرت کی
اور اس کی راہ میں جیاد کیا۔ اور اس کے مطیع بند
رہے۔ اور جن لوگوں نے تصدیق رسالت کے بعد
مہاجرین کو جگہ دی۔ اور مشرکوں کی لڑائیوں میں
رسول اصدی علیہ وسلم کی سچائی اور دوستی
سے امداد و اعانت کی۔ ان ہر دو مہاجرین و
انصار کیلئے خداوند تعالیٰ کی طرف سے بخشش
و کرم ہے اور بغیر شفقت و نقص قوت کے بغیر
روزی ہے۔

یعنی مہاجرین و انصار نے محض دین کیلئے
ہجرت اور نصرت سے۔ اور اہل و عیال جان
و مال کے ترک سے اپنی کمال ایسا ان کو ثابت

جب ان معتبر شیعہ مفسرین کی شہادت مذکورہ بالا سے بھی واضح و روشن ہو گیا کہ مہاجرین کرام
مؤمنی کامل۔ مجاہد اعظم، شہید اسلام و فداکار جان نثار پیغمبر اکرم صلم تھے۔ تو ان محترم
بزرگوں (خلقاء مثله) کے ایمان و اسلام بلکہ فضائل و مناقب میں کیوں کر شک کیا جاسکتا ہے
جن کی ہجرت و نفرت اور فداکاری و عبادت نثاری کے کارہائے نمایاں تاریخ عالم میں روشن
و تاباں ہیں۔۔۔ (مناقب و خلفاء)

بَابُ الْحَدِيثِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

فرمایا خدا کی خوشی ماں باپ کی
خوشی میں ہے۔ اور خدا کی خفگی ماں
باپ کی خفگی میں ہے

❖

فرمایا جو آدمی لوگوں پر رحم نہیں
کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا۔
فرمایا سب مسلمان یوں ہیں۔ جیسے
ایک شخص۔ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے
تو اس کا سارا وجود دکھتا ہے۔ اگر سر دکھتا
ہے تو سارا وجود دکھی ہو جاتا ہے

فرمایا اپنے بھائی (مسلمان) کی مدد کیا کرو
چاہے ظالم ہو یا مظلوم ایک صحابی نے
عمر رضی کی حضور مظلوم کی توجہ

۱۔ عن عبد الله بن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم رضي الرب في
رضي الوالد وخط الرب في خط الوالد
رواه الترمذی

۲۔ عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یوم الناس علی
سور عن النعمان بن بشیر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کحل واحد ان
اشتکی عینہ اشتک کلہ وان اشتکی
رأسه اشتکی کلہ رواہ مسلم

۳۔ عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظلما
او مظلوما فقال رجل یا رسول اللہ انصر

تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّكَ نَصْرُكَ إِذَا تَقَى عَلَيْهِ
 عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلُمُهُ
 وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي
 حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ مِنْ مُسْلِمٍ كَرْبَةً فَفَرَّجَ اللَّهُ
 عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرَاحِييِمٍ الْعِقْمَةُ وَمَنْ سَتَرَ
 مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِرُ بِاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَ
 اللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ بَارِسَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي
 لَا يَأْمُرُ جَارَهُ بِوَأْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عَنْ قَلِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الدِّينُ النَّصِيحَةُ نَلْنَا قُلْنَا مَنْ قَالَ لِلَّهِ وَ
 الْكِتَابِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا مَهْمَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ
 عَامَتُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عَنْ ابْنِ مَوْسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ مِنْ أَجَلِ اللَّهِ أَكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ
 وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَانِي
 عَنْهُ وَأَكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُسْقُطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 عَنْ ابْنِ إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ مَرَّ بِمُسْلِمٍ يَسْتَعِينُ بِهِ فَرَّجَ اللَّهُ لَهُ حَاجَتَهُ
 مَرْدِي هے کہ اس کو ظلم سے منع کرو اور روک
 فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ
 اس پر خود ظلم کرے اور نہ اس کو ظلم کے حوالے کرے
 اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی حاجت میں سامی
 ہوتا ہے۔ خدا اس کی حاجت میں متوجہ ہوتا ہے۔
 جو شخص مسلمان سے گھبراہٹ و دور کرتا ہے خدا
 اس کی گھبراہٹیں قیامت کے دن دور کرے گا۔
 جو کوئی اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے خدا اس کی
 پردہ پوشی کرتا ہے

نہد یا جس شخص کی ایذا دہی سے بڑھتی ہیں
 میں نہ ہوں و آمد بالشد ختم بالشد وہ
 مؤمن نہیں ہے

فرمایا دین الہی خیر خواہی کا نام ہے۔ ایسا نین مرتبہ
 فرمایا۔ ہم (صحابہ) نے کہا حضورؐ کی خیر خواہی
 فرمایا اللہ کی۔ اسکی کتاب کی۔ اور رسول کی۔ تاہم ان
 اسلام کی اور عام مسلمین کی۔

فرمایا بڑے مسلمان کی۔ حافظ قرآن عالم قرآن کی
 جو غالی اور بد عمل نہ ہو اور منصف بادشاہ کی عزت
 کرنا گویا خدا کی عزت کرنا ہے

غیر باجوہ شخص کسی تیسیم کے سر پر بغاوت اٹھائے

عن مسمر بن راشد عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال
 له بكل شقة يمر عليها يدك حسنة ولمر حسن
 الى الجنة او يقيم عنده كنت انا و هو في الجنة
 كهاتين و قرن بين اصبعيه رواه احمد
 ۱۰۰۰ عن ابي الدرداء قال سمعت رسول
 الله يقول ما من مسلم يرد عن عرض اخيه
 الا كان حقا على الله ان يرد عنه ناسرا يهزم
 يوم القيمة ثم تلاه من الآية وكان حقا
 علينا ان نرضي المؤمنين رواه في شرح السنه

واسطے ہاتھ پھیرے ہر مال کے بدلے جس پر
 اس کا ہاتھ گزرے اس کو ثواب ملے گا اور
 ہاتھ کی انگلیاں ملا کر فرمایا میں اور وہ اس طرح
 جنت میں ہونگے

فرمایا جو مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی
 عزت سے مدافعت کرے (کمیل کی ہیز تہذیبی
 ہو تو اس کی حمایت کرے) تو خدا پر لازم ہے کہ
 اس کی مدد کرے۔ کیونکہ خدا نے فرمایا مجھ پر ایمان
 رکھو اور اگر لازم ہے

رَأَيْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ

کیا خائے بن (غیر)

ان کا ختم نبوت

- (۱) ہیں تماشائی دگر داسنگر یہ ای مؤمن
- (۲) آن رسولی اللہ کہ بر حکم کلام اللہ شد
- (۳) ہر یکے را از علی گویند تا ابن الحسن
- (۴) این چه نیرنگ است ظاہر از نبوت کنند
- (۵) انبیا را بود گوید علی ما کان ولو
- (۶) نرو ایشان پس ز روی علم و از روی عمل
- (۷) اجتماع اینچنین ضدین کرد و تو نہاد
- (۸) از عداوت او بیا بر انبیا پر شد

در نبوت ہم نمودہ خنہا این خائون
 ذات پاکش خاتم کل انبیا والمرسلون
 انبیا بودند زیشان جنگلی مسترشدون
 در مراتب لیک میدانند ہر یک را از فزون
 آئینہ را بود ما کان و علی ما کان
 ہر یکے افضل تر است از انبیا سابقون
 انبیا را ز پر کردہ از عباد اللہ
 محض ہر دلتہ سلام این مستردون

(۹) کفر لازم نہیں کر دے وافض بابا یں | پس جیالازم وعالم میتوان بر قادیون
(۱۰) کو بیگ کافر و این برد و زودہ کافر نشد | حل این عفتہ بباید برگروہ عالمون

اٹ بعقل و فکر ذہن آن رمیل لاتحقین

کونداند بر فریب و کرايشان بعد ازین

بر دان اسلام علیکم السلام من الملک القدوس السلام آپ پر اس امر کو واضح کرنا ضروری
سمجھتا ہوں کہ آج کل ہند کے طول و عرض میں میرزاؤں کے برخلاف ایک عام شور و
اور ہرجان برپا ہے اور ان پر بالاتفاق کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں۔ جن میں کسی نہ علم
یا نادر مسلمان کو پس دیش نہ ہو سکتا ہو اور نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ سنا میں جبکہ میں بذات خود
قادیان گیا تھا مجمع عام کے علاوہ مخصوص حلقہ میں جو سیلہ ثانی کے گرد بیٹھے ہوئے تھے
جن کو مدارالمہام، یامین السلطنت وغیرہ کہنا چاہئے یعنی نور الدین، محمد علی، محمد
احسن احمدی، بادجد میری کزوری بے بسی اور تنہائی اور بے یاری کے اپنے ہمنام تھے
نبوت کو میا نام اور لاجواب کیا جس پر میں پوری تائید و نصرت الہی کے اد کیا کہتا ہوں۔
اس وقت وہ ایسے مقام پر تھا جن کو حقیقی معنوں میں (فہمت الذی کفر) کا کہنا ہو
درست ہو سکتا ہے۔ الغرض فرقہ میرزا ئیہ کے متعلق وہ فتوے سراسر درست ہیں جو ان پر
لگائے گئے۔ یا لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں اور بیانگ دہل کہتا ہوں۔ جن د
انس اور خدا کے فرشتوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ عقائد کفریہ میں مرزاؤں سے خدیجہ و رافضی
بہت بڑھکر ہیں۔ اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ جو شخص بھی چاہے میرے ساتھ اس
بارہ میں تحریری تبادلہ خیالات کرے تاکہ عوام الناس کے لئے موجب درس و عبرت ہو
سکے۔

الغرض

غرض یہ ہے کہ موجودہ صورت میں نبوت کے متعلق اظہار خیالات کو نہ نظر رکھکر میں نے
جو سوال اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ اگر دعوی نبوت سے میرزا ئیہ انجمنی کفر کے گڑھے میں گر کر
مع پیران خود غرق در طر ضلات ہو چکے ہیں۔ تو صلا یہ تو بتلایا جائے کہ شیعہ سچا ہے یا یہ کہ
بارہ شخصوں کو نہ صرف نبی بلکہ انبیاء سے بہتر و افضل مانتے ہوئے تمام نبیوں اور رسولوں کو

اس امر پر خدا کی طرف سے مامور بتاتے ہیں کہ علیؑ ایندھ شر کا ٹھکانہ فی الامامتہ پران کے لئے ایمان لانا لازمی تھا۔ ان میں سے جس جس نے کچھ پس و پیش کیا یا ایمان لائے میں ذرا تاویل کیا تو بس اس وقت یونس علیہ السلام کی طرح دو تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بسند ایک تنگ و دوسرے سمندر کی تھکی سیٹھی ہی ان کے واسطے کیا حکم ہے قادیانی کیوں کا فر اور یہ کیوں مسلمان۔ جن دلائل سے ان پر کفر کا فتویٰ عائد ہو سکتا ہے کیا وہی دلائل ان پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ قطرہ از دیا مثال کے طور پر صرف ایک حوالے پر کفایت کرتا ہوں۔ اس کے

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

حیۃ القلوب جلد دوم صفحہ ۳۲۳ ”پس حق تعالیٰ ندا کر دے کہ بھرت و حبلال من بر خلق من سوگند باد می کنم کہ قبول نمی کنم ایمان خود و ایمان محمدی ترا گوارا غدا بامامت و ولایت تو یعنی علیؑ“

دیکھو اس ایمان سوز عقیدے کو کہ خدا کے اوپر بھی ایمان بیکار۔ اور محمد مصطفیٰ پر بھی عبث۔ تاوقتیکہ شیعہ علی کے امامت پر عقیدہ نہو۔ جب ان اکبر اور رسول خدا سید البشر تک کو نہیں چھوڑا اور شیخ علی کو ان ہر دو پر مہم دم رکھا پھر بیچارے انبیاء و رسل اس کے سامنے کیا ہیں۔ ع

آجبا کہ جا دم و جبر کی نسبت

دیکھتے کہ اب افسانہ پنجاب کہاں تک تاویلوں سے کام لیتے ہوئے خود کو میرزا بیوں سے افضل و قریب تر الی الاسلام ثابت کرنے کی کوشش کرینگے۔ کاش انکا کوئی معقول جواب۔ جب کسی رافضی پہلے میں شائع ہو جائے تو کوئی بسندہ خدا میرے نام ہاں کو ہر سال فرما کر مجھ پر مشکور کرے۔ اور خدا مدد بخورے۔ لیکن مجھے سالہا سال سے حیرت ہے کہ وہ رافضی کے پاس سب سے زیادہ کار آمد حربہ گالی گلوچ اسیتز اور دشنام دہی ہے۔ ان کے ائمہ سے ہی وراثت یا تدریساً پشت پرست چلا آیا ہے۔ بلکہ شیعہ اماموں نے تو اپنے چچا زاد بھائی یعنی اولاد امام حسن کو گالیوں اور لعنت بازی سے دریغ نہیں کیا۔ جو کتاب حدیث و افسانہ کافی سے روشنی پر مل سکتی ہے اس نے بھی قیاس بلکہ یقین واثق ہے کہ ابستہ ایسی بات

اشاعت جواب، اس جواب سے مجھے کس طرح آکا ہی بخشیں تاکہ مجھ اپنی غلطی کا احساس ہو کہ اصلاح پر متوجہ ہو سکوں۔

غلام احمد خاں، پنگش از پنگو۔ ضلع کوہاٹ

قابل توجہ حکام ضلع شاہ پور

فرقہ اہلسنت مرغ و مرجان پالیسی پر عامل ہے۔ دوسرے فرقوں کی تسلیغی جِد و جُود ترقی پذیر ہے۔ اہلسنت اپنی مذہبی تسلیغ سے غافل تھے۔ مگر اغیار کے حملوں سے بیدار ہو کر بطور دفاع ان میں بھی قدر بیداری کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ مگر بدستختی سے گورنمنٹ کے بعض افسران ہر جگہ اہلسنت کو ان کے مذہبی حق یعنی تسلیغ سے روکنے میں مصروف ہیں لاہور میں مولوی ظفر علی خان اور ان کے ہمراہیوں اخبار زمیندار اور مہاجر کے ساتھ جو سلوک ہوا اس سے بجا طور پر اہلسنت کے دلوں میں خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ کہ ورنہ مسلمان اپنے مذہب کو خطرہ میں سمجھ رہے ہیں۔ مگر اپریل میں ضلع شاہ پور کے اندر بمقام اہل علاقہ مذہب رائجھا۔ پولیس کے ملاحقوں اہلسنت پر جو مظالم ہوئے اس نے مسلمانوں کے دلوں میں غیض و غضب کی لہر پیدا کر دی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ذمہ دار حکام انصاف پسند ہی سے کام لیکر مظلوموں کی دلدور سی کرینگے۔ ورنہ اہلسنت اپنے ایک مذہبی حق سے محروم ہو جائینگے۔

نقل درخواست

۱۔ مورخہ یکم اپریل و دوم اپریل ۱۹۳۳ء کو علامے اہل سنت والجماعت اور اہل شیعہ کے درمیان بمقام موضع اہل علاقہ تھانہ مذہ رائجھا مناظرہ ہونا تھا۔ شیعہ و سنی صاحبان کی طرف سے ایک ہفت روزہ بخدمت سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا اور ایک بخدمت جناب صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سرگودھا کے صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے درخواست مذکورہ بخدمت سپرنٹنڈنٹ پولیس بطلب رپورٹ بھیجی۔ اور انہوں نے تھانہ میں ارسال فرمائی۔ لیکن اس پر کوئی قطعی حکم لوگوں تک پہنچا۔

۴۔ مناظرہ مذکور کی وجہ سے بہت سے آدمی ضلع شاہ پور و دیگر اضلاع کے یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو مقام اہل جمع ہوئے۔ اور دونوں فریقین اپنی اپنی عبادت گاہوں میں موجود تھے۔ کہ ایک کانسٹیبل تھانہ مڈھ رانچھو نے جو کہ بلاوردی تھا اگر کہا کہ مناظرہ بند ہے۔ چنانچہ لوگوں نے اس امر کو قبول کیا اور مناظرہ ملتوی ہو گیا۔

۵۔ مناظرہ کے رک جانے کے بعد عوام الناس نے علماء دین اہلسنت والجماعت کو مسجد حنفیہ موضع اہل میں وعظ کرنے کے واسطے کہا۔ چنانچہ حسبِ خواہش عوام الناس مسجد مذکور میں وعظ شروع ہو گیا۔ لیکن کانسٹیبل مذکور نے وعظ مذکور سے بھی روک دیا۔ اور کہا کہ موضع اہل کی حد میں وعظ نہ ہوگا۔ یہ حکم سر اسر غلط اور مداخلت فی الدین تھا۔ لیکن کانسٹیبل کے احترام کی خاطر اور یہ سمجھ کر کہ شاید کوئی ایسا حکم ہو۔ لوگ موضع اہل چھوڑ کر موضع ٹھری وال میں بغرض اٹھا اور تبلیغ اسلام کے وعظ کے لئے علماء دین کو لیکر چلے گئے۔ اور نیز مسائل نے واقعات مذکور کی نسبت ایک درخواست بخدمت سب انسپکٹر صاحب تھانہ مڈھ رانچھو بھیجی۔ اور بذریعہ درخواست مذکور اسلئے دعا کی کہ اگر علماء دین کے لئے بغرض تبلیغ اسلام وعظ سے روکنے کے لئے کوئی حکم تحریری سرکار دولتمدار ہے تو وہ بذریعہ سینئر انسپکٹر انچارج تھانہ مذکور بھیجا جائے تاکہ مسلمانان موجودہ کو اس سے مطلع کیا جاسکے۔ یقیناً نعت کہ کوئی انسپکٹر ایسا ناجائز حکم نہیں دے سکتا۔ کہ علماء اہل دینیہ کا وعظ نہ کریں۔ مناظرہ ختم ہو کر کیا گیا۔

۶۔ بعد ازاں علماء دین اہلسنت والجماعت نے آبادی موضع موہریوال کے جنوب کی طرف ایک جگہ پر دو خانہ شیعہ کے نیچے وعظ کرنے کی جگہ بنوائی۔ اور اس جگہ وعظ کرنا شروع کیا گیا۔ اٹار وعظ میں میاں مڈھ محمد سب انسپکٹر انچارج تھانہ مڈھ رانچھو اور چوہدری عبدالحق خانیدارجن نے کہ پوجہ تبدیلی سب انسپکٹر انچارج سے چارج لینا تھا۔ اور سات یا آٹھ کانسٹیبل پولیس۔ خانہ مذکور جن میں سے چوہدری عبدالحق احمد و کانسٹیبل بلاوردی تھے۔ اور سوا دو کس کے باقی سب بد وقتوں سے مسلح ہتھیاریں لیکر موقع وعظ مذکور پر آگئے اور آتے ہی لوگوں کو جو وعظ سرور سے تھے مارٹ کر بھاگا دیا۔ اور چوہدری محمد الحق سب انسپکٹر نے

میز پر سے جو علمائے دین کے سامنے پڑا تھا کسبِ دییات جن میں کلام پاک بھی تھی انہیں
 پھینک دیں اور علمائے دین کو نہایت ہنک آمیز الفاظ کھڑکھڑائی دیں جن پر کہ وہ بیٹھے
 تھے اٹھا دیا۔ اور کرسیاں و میز کو ادھر ادھر پھینک دیا۔ اور جب ان کو کہا گیا کہ ایسا نہ کریں
 تو فرمانے لگے کہ میں اس قرآنِ پاک کو نہیں مانتا۔ قرآن وہ ہے جو امامِ مسجدِ غازی
 نے پڑا ہے۔

۵۔ اس واقعہ کے بعد اکثر آدمیوں نے موضعِ مڈہ رانجھہ میں وعظ کرنے کے واسطے
 علمائے دین کو کُسا۔ جس پر کہ پھر علمائے دین موضعِ مڈہ رانجھہ میں آئے اور بازار سے
 نکلتے ہوئے جبکہ اکثر لوگ کلمہ طیبہ کا در و در رہے تھے تو چوہدری صاحب مذکور نے ہنک
 آمیز الفاظ سے کلمہ طیبہ پڑھنے سے روک دیا۔ اور کہا کہ ایامِ محرمِ شریف تک
 ضلع ہذا کے کسی علاقہ میں علمائے دین اہلسنت والجماعت کو وعظ کا کوئی اختیار نہیں
 ہے۔ اور موضعِ مڈہ رانجھہ میں بھی وعظ کر نیسے روک دیا۔ جس پر علمائے دین مذکور نے لوگوں
 سے کہا کہ لبِ ہم وعظ کرنے سے مجبور ہیں۔ حکام پولیس مخالفت کر رہے ہیں۔ کوئی تنازعہ
 نہ پیدا ہو جائے۔

۶۔ عالیجاہا پولیس تھانہ مڈہ رانجھہ نے مذہبِ اہلسنت والجماعت کی سخت توہین
 کی ہے۔ اور علمائے دین اور عوام الناس کے دلوں کو جنہوں نے نہایت استقلال و صبر
 و امن سے احکامِ پولیس کی تعمیل کی، سخت دکھایا ہے۔ جس کی تصدیق میں ایک محضر نامہ عوام
 الناس جو کہ موقعہ واقعات مذکور پر موجود تھے جس پر ان کے نشانِ انگوٹھ و دستخط ثبت ہیں
 موجود ہے۔ جو کہ چھاپہ خانہ سے صاف طور پر چھپوا کر بخدمتِ حضور پیش کئے جا رہے
 ہیں۔

۷۔ لہذا درخواست ہے کہ پولیس تھانہ مڈہ رانجھہ کے خلاف جنہوں نے استغدر
 توہینِ مذہبِ اسلام اہلسنت والجماعت کی ہے اور عوام الناس کے دل دکھائے ہیں
 تحقیقات فرمائی جا کر انسداد و انتظام فرمایا جاوے۔

۸۔ نیز مقدمہ فوجداری ان کے برخلاف حسب طلب بعد الت فوجداری مجاز کے من جانب سرکار قائم کیا جائے

۹۔ سائل کو عسلاؤ کے تمام سرکردہ اہل اسلام سنت والجماعت و علمائے دین نے اختیار دیا ہے کہ یہ معاملہ افسران کے نوٹس میں لاکر مناسب کارروائی کیلئے احتجاج کروں۔ لہذا سائل درخواست ہذا اور محضر نامہ کے دستخط کنندگان کی نقلیں چھپو کر افسران بہ دست صاحب بہادر آئی جی۔ پولیس۔ ڈی۔ آئی۔ جی پولیس۔ ہریکیٹینی گورنر پنجاب صاحب بہادر کشن راو لپنڈی۔ بھنور وائسرائے ہند۔ ملک معظم ستارہ ہند انگلستان دام اقبالہ و ختمہ کے حضور میں بھجوا رہا ہوں۔ نیز دیگر اراکین سلطنت برطانیہ و لیسڈران قوم وغیرہ کو مطلع کرتا ہوں۔

۱۰۔ حضور انور سے ہر طرح امید انصاف پروری ہے۔ تھانڈہ راجہ کے موجودہ وائسرائے افسران انچارج کارہ چنلاں تعزیرات ہند و ضابطہ فوجداری ہی نہیں بلکہ حضمر قیصر ہند ملک معظم کی عطا شدہ بنیادی آزادی کے اصول و فرمان کے خلاف ہے

۱۱۔ عوام الناس اور علمائے دین کے رویہ میں کسی قسم کا نقص امن نہ تھا۔ بلکہ اس کا ثابہ بھی نہ تھا۔ اہل شیعہ اپنے امام باڑہ میں بمقام اہل موجود رہے۔ اور وعظ کرتے رہے۔ اور دیگر رسومات مذہبی کرتے رہے۔ بد قسمتی سے چوہدری عبدالحق صاحب شیعہ بیان کے جانتے ہیں۔ سارا نزلہ اہلسنت والجماعت پر نازل ہوا۔ اور پے پے پراسن جگہ سے نکال کر بدر کیا گیا اور عملائے کلید الحق سے ناجائز طور پر روکا گیا۔ فریاد رسی کیلئے داد خواہ ہوں

عمر حسن

محمد صادق ولد عطاء محمد۔ قوم جتوئے عمر سکھ راند
تحصیل بھلو وال ضلع سرگودھا۔

مضمون ذیل محمولہ فقرہ مسجوت تھانڈہ انجھ میں جاندار واقعہ سے بھیجی گئی
گزارش ہے۔ کہ ایک کانٹیل موضع اہل رانجھ میں واسطے اس امر کے تعینات کیا گیا

ہے کہ وہ جمع مناظرہ جو درمیان فریق اہل شیعہ و فریق اہل سنت و الجماعت آج مؤرخہ ۱۳۴۲ھ مقرر تھا۔ اس کو منتشر کیا جائے۔ برزبانی اس کانسلٹل کی جملہ مسلمانان کو سنا گیا۔ نیز اس نے برسرِ مجلس حکم بھی دیا ہے کہ وعظ اور مجلس وعظ اسلامی بھی ہرگز ہم نہیں ہونے دینگے۔ اس کانسلٹل سے حکم جو صدرِ تھانہ سے وہ اس امر کے مطابق کہ جمع کو منتشر کیا جائے برائے دیکھنے طلب کیا گیا۔ جو اس نے بیان کیا کہ ہمیں سب انسپکٹر پولیس تھانہ نے برزبانی ہدایت کر کے بھیجا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ مذہبی وعظ جو علماء و کرام نے اپنے فریق کو سنانا تھا۔ وہ اگر حکماً بند کیا گیا ہے تو براہ نوازش تحریر جس حکم یا کوئی سینیئر انچارج انسپکٹر موقوفہ پر اگر مسلمانان موجودہ کو دیوے تاکہ وہ اپنے مذہب و طریقت سے بکدوش ہو کر گھر کی راہ لیں لہذا رپوٹ تحریری صدرِ تھانہ مذہرہ رانجھہ میں بذریعہ کانسلٹل متعینہ ارسال بحضور ہے

عرضی محمد صادق ولد عطاء محمد۔
قوم پنجوئے۔ یکنہ روانہ۔ تحصیل

بھولواں ۱۳۴۲ھ

درخواست تصدیق مضمون بالا

درخواست محمد صادق منجانب جملہ اہل اسلام علاقہ مذہرہ رانجھہ سرگودہ سے جو مضمون عدالتِ عالیہ میں پیش ہوا ہے۔ بالکل صحیح اور درست ہے۔ فی الواقع سب انسپکٹر پولیس جو بدھری عبدالحق تھانہ مذہرہ رانجھہ جو کہ بغیر چارج تھانہ تھا بلکہ بلاوردی اس نے اپنے مذہب شیعہ کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے مذہب کی توہین کی۔ بلکہ سخت تعدی و بجا حرکت جو کہ خلاف قانون سرکاری تھا۔ عمل درآمد میں لا کر اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ لہذا سرکارِ عالی کو اس کے متعلق مکمل تفتیش کرتے ہوئے فیصلہ انصاف کرنا چاہئے تاکہ ہر انسان اپنی دادرسی کو پہنچے۔ علاقہ ازیں تمام علاقہ کے نمبرداران و ذیلداران و زمینداران کے دستخط اس کے برخلاف موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے جائے وقوع پر سب انسپکٹر پولیس کو خلاف قذری قانون سرکار و شریعت حنفیہ کرتے ہوئے دیکھا۔ زیادہ تفتیش کی ضرورت ہے۔ اور ہم جملہ مسلمان اپنا مختار نامہ محمد صادق

دل دعا محمد کے سپرد کرتے ہیں۔ تاکہ وہ چارہ جوئی عدالت میں کر سکے

عمر

سید محمد انور شاہ ہزاروی و نصرت

کنندگان

جملہ مسلمانان مذہب اہلسنت والجماعت مندرجہ

۲۴/۳

ذیل

نوٹ اس درخواست کے نیچے معززین علاقہ و دیگر قریباً یکصد اشخاص کے دستخط ثبت ہیں

تکملة الايمان

ترجمہ اردو

تبصرة الايمان

بنگال و برما کے سفر کے دوران میں بمقام گیا حضرت مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوری سے ملاقات ہوئی حضرت مدد و کورہ شیعہ کی طرف خاص توجہ ہے۔ اکثر مسائل پر آپ کے کئی رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کے کتب خانہ میں ایک قدیم قلمی کتاب تبصرة الايمان موجود ہے۔ جن کے اوراق بوسیدہ اور کرم خورد ہو چکے تھے۔ یہ کتاب دہلی کے کسی بزرگ نے بارہویں صدی ہجری میں تالیف کی تھی۔ مولانا مدد و اس کا اردو میں ترجمہ فرما رہے ہیں۔ آپ نے ازراہ کرم کتاب مذکور کا ترجمہ مسالہ شمس الاسلام کے لئے عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آج ترجمہ کی پہلی قسط شائع کی جاتی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و ثنائے خالق ذوالجلال والا کرام و نعمت سید البشر خیر الانام ہیکل مصطفیٰ علیہ و علی
آلہ و اصحابہ التحیتہ والسلام کے بعد پوشیدہ تر ہے کہ یہ ایک رسالہ ہے جو ایک مقدمہ
وسات باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے اور ہر ایک باب چند ترجمہ کو متضمن ہے۔ اس لئے اس کا
نام **ترجمہ الایمان** رکھا گیا۔ تاکہ اس کے اعداد و حروف سے سال تالیف معلوم
ہو جائے (جو ۱۳۲۵ھ ہوتا ہے) **مقدمہ** اس کتاب کے سبب تالیف میں
باب اول الہیات میں۔ باب دوم بحث نبوت و امامت میں۔ نیز باب بیان
حسب اہل بیت رسول صلوات اللہ علیہ میں۔ چوتھا باب فضائل اہل بیت و ازواج مطہرات
و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان میں۔ اور شیعوں کے
تصرفات (تحریفات) کا ذکر۔ پانچواں باب مطاعن صحابہ و ازواج مطہرات نبی کریم
علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں۔ چھٹا باب امامیہ کے بعض عقائد اور
انتداعی باتوں کے بیان میں۔ ساتواں باب چند مسائل فقہیہ اور اختلافات
امامیہ کے بیان میں۔ سناقت خلاصہ اختلافات و سبب اشاعت مذہب امامیہ

مقدمہ سبب تالیف میں کتاب کے

مخفی نہیں کہ زمانہ نبوی صلوٰۃ اللہ علیہ میں جماعت مؤمنین کے درمیان کوئی اختلاف نہ تھا
اور سارے مسلمان برکت فیضان صحبت نبویہ باہمی ہمدردی و محبت کی صفت سے متصف
تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی خلفائے راشدین و دیگر سلاطین اسلام
کے زمانے میں سب مسلمان مذہب اہلسنت و جماعت پر تھے۔ مگر زمانہ کے ساتھ ساتھ
کے اختلافات یا مختلف اغراض اور اولام کے باعث روایتوں میں تاویلات اور
عقائد (اسلامیہ) میں محض بیانات کر کے لوگ تہتر

فرقے چھو گئے۔ ان میں بعض خاص خاص ملکوں میں خاص خاص ناموں سے مشہور ہو گئے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اسلامی جہنڈا مملکت ایران میں گاڑ دیا

اور بہت سے انقلابات کے بعد سنہ ۱۱۰۰ھ میں وہاں مذہب اثنا عشری پھیل گیا۔ اور ایرانیوں کے مشرب نے شہرت اختیار کی اور بلاد ہند میں کہ جنہی طریقہ جاری تھا سنہ ۱۱۰۰ھ گیارہ سو میں کہ انتظام سلطنت سلاطین تیموریہ کے جانب سے سرداران ایران کے سپرد ہوا تو اکثروں میں لالچ اور دوسرے اغراض فاسدہ کے باعث ان ہی امر کی تقلید میں مذہب شیعہ کی جانب رغبت پیدا ہو گئی۔ اور اپنے باپ دادوں کے مذہب سے پھر کر ناسائش اور خود کشائی کی طرف پیش قدمی کر کے اپنی ایران پر بھی سبقت لی گئی۔ اور نزاع اور فتنہ پردازی کو عین صواب و اصل ایمان سمجھنے لگے۔ حالانکہ کافی کے کتاب التوحید باب البدایہ میں حضرت جعفر صادق سے مروی ہے کہ لا تمخاضوا الناس لدینکم فان المخاصمۃ ہم حذاتہ للقلب۔ یعنی اپنے دین کے لئے لوگوں کے ساتھ خصومت مت کرو۔ کیوں کہ مخاصمت دل کو بیمار بنا دیتی ہے۔ (ہندوستان کے) ان نئے شیعوں کو اس تک دو تین پشت سے زیادہ نہیں گذرا ہے۔ ہمارے اس زمانے میں کہ تیرہویں صدی کا شروع ہو گیا تھا تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ اسحاق وایمانداری اور باہمی الفت و حق شناسی بہت کم اور جھگڑائی و دوسروں کا مال کھانا اور نفاق اور بیوفائی بہت زیادہ ہو گئی۔ یہاں تک کہ اسلام کمزور ہو گیا۔ اور مسلمان غیروں کی نظر میں مطعون اور بے اعتبار ہو گئے

ان خرابیوں کو دیکھ کر یہ گمنام گوشہ نشین کہ جنہی مذہب کہتا ہے (یعنی) اضعف العباد سلامت علی طیب و لد شیخ محمد عجیب دہلوی معروف بہ صداقت حنا

سہ پہاں پر لغزش قلم ہے کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ کوئی فرقہ اہل حق باقی نہیں ہے سب میں نفع و ضلال آگیا سب عبارتیوں ہونی چاہئے (مروزی زمانہ کے ساتھ ساتھ باستان فرقہ اہل حق) الخ مسترحم

غفرانہ و لو الدھیہ کے خیال میں آیا کہ نویسیک شیعہ اور عوام فرقت کرنا میرا جو
 بذریعہ چند مسائل کے کہ ان کے عقائد کے خصوصیات سے ہیں۔ حالانکہ ان مسائل
 کی حقیقت اختلاف رائے علماء سے زیادہ نہیں ہے۔ تاکہ وہ مسلمانوں کی باہمی
 نزاع و جدال کا سبب ہو سکے۔

بلکہ ان مسائل میں سے اکثر اختلافات و قصص و حکایات پر مبنی ہیں اور ان
 میں کئی بیشی کر کے اہل سنت کی تکفیر میں کوٹیاں ہو کر اپنی احتیاط کو برباد کر رکھا ہے اسکی
 وجہ سے مسلمانوں کے طبائع میں انقلاب واقع ہوا۔ اور اس کا ثمرہ جو کچھ نکلا وہ
 ظاہر و باہر جو جس کا بیان نامعلوم ہے۔ چونکہ ہر فرقے کے دلائل دوسرے فرقہ
 پر حجت قاطع نہیں ہیں۔ اس لئے روایات اہل سنت سے قلم کو روک رکھا۔ اور
 نص صریح کی بناء پر کڑا۔ ناحیانہ رفع تہمت و دفع اعتراضات مخالفان اور انرا نام
 معاندین کے لئے مناسب سمجھا کہ کچھ مقررات امامیہ کو باسناد کتب معتبرہ اس فرقہ
 کے مخالف مسلک حنفیہ کے ہیں اور اکثر باعث عداوت اور بھگڑنے کا مسلمانوں کے درمیان
 ہوا کرتے ہیں اسمائے مصنفین کے بیان کے ساتھ جیسا کہ خلاصہ کتاب میں مذکور ہو گا طوں
 سے پیکر بے شائبہ بدل و بدل و الفاظ نامعلوم و انتہائے بے اصل عوام تھوڑی نصرت
 میں عبارت فارسی کے اندر میں کا سمجھنا عوام کو آسان ہو ذکر کیا جائے۔ و هو
حسبہ ونعم الوکیل۔ نَعَمْ اَللّٰہُ لے وَنِعْمَ النّٰصِر ۵ ہم نے
 آیات کلام امد کا ترجمہ اس لئے نہیں کیا کہ تفسیر و ترجمہ مترجمین کا علم میں
 کشیدہ الوجود ہے۔ اور مؤلف کا مقصد اس بیان سے مجاہدہ اور منازعت نہیں ہے
 بلکہ اپنے اہل و عیال کو متنبہ کر دینا ہے تاکہ ایمان کو سہل نہ جانیں۔ اور گرداب جہنم
 سے سرنگال کر (شیعوں کی) تقلید محض میں خسر الدنیا و الاخرۃ کے
 مصداق نہ بنیں۔ شائد اصل اختلاف فریقین کو سمجھ کر اور تکلف اور تصرف ایجا
 میں امتیاز کر کے بعترہ امکان برے بھلے میں تیزی کی کوشش کریں تاکہ امت رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں جو بات صدق و صواب کے قریب اور فساد

سے خالی ہے اختیار کریں۔ وَمَا عَلَيْنَا الْإِبْلَاحُ الْمُبِين

اہل ایمان کی دیانت سے امید ہو کہ اس رسالہ کو بنظر احقاق حق کے
خصوصیت و نفاق سے قلع نظر کر کے مطالعہ کریں۔ اور ہماری لغزشوں کو دامنِ کرم میں
چھپالیں۔ اور جو بات انکی طبیعت کے مخالف ہے اس کے بنیان میں مولف کو تندہیر
منزل و دینِ آہالی کی وضاحت میں مسدود سمجھیں۔ اہل فضل و کمال پر ظاہر ہے کہ مضغفا
اعتراض تعلیم و تنظیمِ عالم کا سبب ہوتا ہے۔ پس اگر رد و تدرج کی خواہش
ہے تو گزارش ہے کہ اس رسالہ کو مقصدِ بیجا سے محفوظ رکھیں۔ اور اس کی ساری
باتوں کو سمجھیں یہ نہ کریں کہ فلاسفہ اور معتزلہ کو اپنا پشت پناہ بنا کر خیر و شر
جسد و اختیار کے مسائل کو اپنی جہاں (اتباع میں طمطراق سے بیان کریں۔

اور زبان درازی اور نزاع لفظی کو اپنی عیب پوشی کا سبب بنالیں۔ اور ان کو بھی
لازم ہے کہ اختلاف و اعتقاد و روایات کے فرق کو محفوظ رکھ کر غیروں کے الزام کو
اہل سنت کے طرف منسوب نہ کریں۔ اور اہل سنت کے باہمی اعتراضات کو اپنی
حجت نہ بنالیں۔ بلکہ اپنے مذہب کے مسائل مخصوصہ کو زیر بحث سمجھ کر استدلال
کی کوشش کریں۔ اور اس رسالے کی تحریر پر مکر وہ نالام الفاظ سے کہ بے مایہ جادلین کا جھٹکا
اور عجبہ و لاجپاری کی دلیل ہے کام نہ لیں۔ تاکہ یہود و گوی کا درد وازہ نہ کھل جائے

وَاللّٰهُ وَلِي الْمُؤْمِنِيْنَ

بَابُ اَوَّلُ لِهَيَّاتَمِيْن

تبصرہ

علمائے اربعہ اہل سنت اس پر متفق ہیں کہ حق تعالیٰ موجود برحق اور واجب مطلق و سار
کائنات کا حائقی اور ساری کلیات و جزئیات کا عالم ہے اس کا عظم ازلی و ابدی
ہے (یعنی ہمیشہ ایک حال کمال پر) اور وہ حی، قیوم، سميع، و بصیر، متکلم
و رازق، اور حبلہ موجودات (مسلکات) پر قادر ہے۔ اور جمیعت و مکانیت

سے پاک ہے۔ اور امامیہ میں سے بعضوں نے اس باب میں بہت خلط کیا ہے چنانچہ بنائے اور مغیرہ حتیٰ تعالیٰ کو بصورت انسان جانتے ہیں۔ اور مثالیہ خدا کو ایک جسم بچشت مساوی طول و عرض و عمق والا سمجھتے ہیں۔ اور یونسیہ کے نزدیک خدا تعالیٰ عرش پر مکین ہے۔ اور سبائیہ علی مرتضیٰ کو خدا جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ابر میں موجود ہیں۔ اور عسکی آواز پر کہتے ہیں علیہ السلام یا امیر المومنین۔ اور نصیریہ و اشعاریہ کے بدن میں خدا کا حلول تسلیم کرتے ہیں۔ اور غرابیہ کا عقیدہ ہے کہ جب بریل کا نزول عملے پر ہوا کرتا تھا۔ مگر وہ غلطی سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وحی کو پہنچا دیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک فرقہ کبھی دلیل عقلی بیان کرتا ہے۔ اور کبھی اقوال ائمہ ظاہرین کو تاویل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور کوئی بے اصل روایات و حکایات کو اپنے مدعا کی دلیل سمجھتا ہے۔

چونکہ مشرقاتنا عشریہ بظاہر مذبذب ان مذاہب کا ہے چنانچہ ابن بابویہ کتاب الاعتقاد میں لکھتے ہیں "اعتقادنا فی الخلاۃ والمفوضہ انہم کفاس" اس لئے ان فرقوں کے خرافات کو اس رسالہ میں لکھنا طول لافٹا ہے۔ اور فقط اثنا عشریہ کے کچھ اختلافات سے بحث کی جاتی ہے کیونکہ یہی فرقہ اہل سنت کا مجتہد ہوتا ہے

تبصرہ ۲

اہل سنت کو خدا کا دیدار اور سید البرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت عین مطلوب ہے اللہم اسرنا قننا وہ عقائد اسلام کو ارتقیدی اور منقوی سمجھتے ہیں۔ اور حکام اللہ کی پیردہی واجب اور کعبہ کی تعظیم عین ایمان جانتے ہیں اور فی الحقیقت ایمان ایک ایسا روحانی عقیدہ ہے جس میں عقل و قالی کی گنجائش نہیں ہے۔ امامیہ کہ دراصل ابطال خلافت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم ان کا اصل مدعا ہے فلاسفہ کی ماہ پکڑ کر صفات الہی میں پسند مطلب اپنے مدعا کے موافق تراش کر

اصول دین قرار دے لیا ہے۔ اور کہنے لگے کہ اصول دین پانچ ہیں۔ اول تو حید
دوم عدل، سوم نبوت، چارم امامت، پنجسم معاد۔ حالانکہ امامت وغیرہ
کو اصول دین سمجھنا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور اس کا اثر و نتیجہ تیران مجید سے انحراف
و اصحاب و ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیہم واکثر اولاد ائمہ طاہرین پرطن
و تشنیع نکلتا ہے۔ چنانچہ عقرب ظاہر ہو جائیگا۔ اور محمد بن بابو یہ عمل انحراف
حسد اول کے باب علی الشرائع میں اصول اسلام کو لکھتے ہیں "فاذا اقر الله بال
الواحد نية و اقر للرسول بالرسالة فقد اقر بجملة الايمان
لان اصل الايمان انما هو الاقرار بالله و برسوله" یعنی اصل
ایمان تو حید و اقرار نبوت ہے۔ پس بعض علماء امامیہ منکر امامت کو کافر
نہیں جانتے۔ اس صورت میں لعن و تکفیر اہل اسلام اور ذریات سید الانام
صلی اللہ علیہ وعلیہم واکثر اولاد ائمہ طاہرین کے جو جو جہ انکار امامت کے شیعوں نے
اختیار کیا ہے ناقابل اعتبار ہے۔ اور مسائل فردع جو شیعوں کے معتبر کتابوں میں
ہیں اور اکثر مذاہب اہل سنت کی تائید اور کلام اللہ کے موافقت میں ہیں۔ ان کو تو
اپنے اصول موضوعہ کی بنیاد پر رد کرتے ہیں۔ اور متفق علیہ پر عمل نہیں کرتے۔ اور
جند بے اصل حکایات..... جن کے نقل میں وہ منفرد اور تنہا
ہیں گرجے۔ وہ نص صریح کے مخالف ہیں اپنا دستور العمل بنائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ
جامع عباسی کے باب ہفتم فصل چارم کے باب مولد النبی صلی اللہ علیہ واکثر اولاد ائمہ طاہرین
لکھا ہے "کہ جب دو حدیث باہم مخالف واقع ہوں تو اُس حدیث پر عمل کیا جائے
جو شیعوں کے مذہب کے موافق ہو۔ حالانکہ یہ (بالبداہتہ) محض حسد اور
رائے صواب اندیش کے خلاف ہے۔ کیونکہ صحیح ترین حدیث وہی ہونی چاہئے
جن کے راوی تعداد میں زیادہ اور معتبر ہوں۔ پھر باوجود ایسی روایت کے
جن کے راوی کثرت و شیعوں دونوں ہوں اس کے خلاف پر عمل کرنا دین میں
رخسہ و نزاع و اللہ بنا ہے

تبصرہ

امامیہ کے نزدیک بداء خدا سے تعالیٰ کے ارادہ میں جائز ہے۔ یعنی بحسب مصلحت و حکمت کے کہ جو خدا سے تعالیٰ کو وقت پر معلوم ہو جاتی ہے اپنے (سابقہ) ارادہ کو بدل دیتا ہے اور صحت بداء پر بہت حدیثیں ائمہ ظاہرین سے نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ کلینی کے کتاب التوحید کے باب البداء میں لکھتا ہے "خاصہ اور بنا اس عقیدے کی عبدالمطلب سے ہے۔ چنانچہ کافی کلینی کے کتاب التوحید باب پیدائش و وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے قال ان عبدالمطلب اول من قال بالبداء یعنی عبدالمطلب پہلے وہ شخص ہوئے جو بداء کے قائل ہیں۔ اور صاحب شافی شارح کافی کلینی کتاب التوحید باب البداء میں لکھتا ہے "والقول بالبداء شخص بالشیعۃ واستبعد مخالفوہم فیہ بل شیعہ الامام الرازی وامثالہ فی ہذا القول" یعنی بداء کا قول شیعوں سے مخصوص ہے اور مخالفین شیعہ اس کو قبول نہیں کرتے بلکہ امام رازی اور ان کے امتثال اس پر تشیع کرتے ہیں۔ نیز بحث فرق بین النسخ والبداء میں بیان کرتے ہیں "بان النسخ مرجوح عن اہل الحق الی اخر منہ لمصالح و حکم عند اللہ تعالیٰ والبداء مرجوح عن اہل حق یسعون لیس بحق" یعنی نسخ وہ ہے کہ ایک امر حق سے دوسرے امر حق کی طرف

اسے خلافت کے مادہ میں بھی شائد بداء واقع ہوا پہلے حضرت علی کی خلافت برفصل کی تخصیص ہوئی۔ مگر پھر خدا تعالیٰ کی رستہ بدل گئی۔ اور اسکو بداء واقع ہو گیا اور علی کا خلیفہ خلافت مصلحت معلوم ہوا۔ اور خلفاء ثلاثہ کے بعد ان کی خلافت مقرر فرمادی پھر امین خلفاء ثلاثہ پر کیا الزام رہا۔ ورنہ امام محسن کاظم کی امامت بھی حضرت اسمعیل کے بعد باطل قرار پائیگی۔ مگر جم غفیر امام

کسی مصلحت سے رجوع کیا جائے۔ اور بدار اس کا نام ہے کہ خلاف حق سے
 (حق کی طرف) رجوع کیا جائے۔ اور شیخ ابو جعفر ابن بابویہ نے کتاب الاعتقاد
 میں لکھا ہے بداء فی الہ فی الہ ای ظہر الہ صالم یظہر اولاً۔ یعنی حق تھا
 کو جو پہلے سے معلوم نہ تھا وہ اس پر ظاہر ہو گیا۔ اور کہتے ہیں امامت میں بھی
 حداد کو بداء واقع ہوا۔ چنانچہ کافی کے کتاب الحج باب الآثارہ والنہی میں
 ابو محمد نے امام رضا سے نقل کیا ہے بداء اللہ تعالیٰ فی ابی محمد
 بعد ابی جعفر صالم یکن یعرف لہ کما بداء لہ فی ابی
 موسیٰ بعد مثنیٰ اسمعیلؑ یعنی اللہ تعالیٰ نے امامت کو ابو جعفر کے
 لئے مقدر کیا تھا۔ ان کی رحلت کے بعد ابو محمد کو امامت بخشی۔ جیسا کہ بداء
 واقع وفات اسمعیل کے بعد امام موسیٰ کاظم پر ہوا۔ اور اس عقیدہ (باطلہ)
 کا فائدہ یہ سوچا گیا کہ اس کے ذریعہ مغفرت مہاجرین و انصار و اہل بدر و شتر کا بیت
 رضوان کے وعدوں و محاذ ازواج مظہرات رضی اللہ عنہم کو رد کر دیا جائے
 اور غیبت امام آخر الزمان کو ان تاویلات کے ساتھ جو بحسب امامت میں مذکور ہونگے
 حبان قرار دیدیا جائے شیعوں نے تمامی ملت وادیان سے جن باتوں کو
 خلافت خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باطل کرنے میں مفید پایا ہے
 اختیار کر لیا ہے۔ نیز اپنے بعض مقاصد کو منہاج ابی موسیٰ و عود قرار دے کر بعضوں
 پر روایات باطلہ، ائمہ ہدیٰ کو حجت فرض کر لیا ہے۔ اور ابھی سخت بدار کے
 منکر ہیں۔ کیونکہ بدار کو تسلیم کرنا حق تعالیٰ کی طرف جہل کو منسوب کرنا ہے معاذ
 اللہ من ذلک۔ بالآخر امامیہ مجبور ہو کر سخن سازی میں مصروف ہو گئے
 بعضے سرے سے بدار کے منکر ہو گئے۔ جیسا کہ مصائب النواصب کے جند رابع
 طائفہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ بدار کا الزام شیعوں پر افترا ہے۔ اس بطرح خواجہ
 نصیر (طوسی) بھی بدار کے منکر ہیں۔ چنانچہ میر باقر نے پراس الضیاء میں خود
 اس کو نقل کیا۔ پھر بھی محبت بدار کا تائل ہو کر لکھتا ہے بداء بلہ

شدن را نصیحت کہ مخالف رائے اول باشد :

تبصیر

عقلانے جبر و اختیار کے بحث میں متروک ہو کر مختلف اقوال کو اختیار کیا ہے
 فرستہ امامیہ اس جانب ہیں کہ انسان اپنے اعمال و افعال میں مطلق مختار و مستوجب
 ثواب و عقاب ہے۔ چنانچہ علامہ محمد باقر حق الیقین کے باب سوم بحث سوم میں لکھتے
 ہیں کہ "بندگان در فعل خود مختار و فاعل فعل خود اند۔ خواه طاعت باشد خواہ معصیت
 الخ۔ اور یہ معتبرہ دعویٰ غصب خلافت کے زیادہ موافق ہے۔" **حک فی کلیں**
 کے کتاب التوحید فی الجبر والقدر میں ہے کہ جو شخص معاصی کو بغیر قوت الہی کے جانے
 وہ جہنی ہے۔ (اس عبارت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ بظاہر یہی تو اہل سنت کا
 مذہب ہے۔ کیوں کہ تمامی افعال عباد کا خالق خدا ہی ہے۔ مستہجم) اور
 اہل سنت کے نزدیک فاعل مطلق حق تعالیٰ شانہ ہے لقولہ تعالیٰ **وَاللّٰهُ خَلَقَکُمْ**
وَمَا تَعْمَلُونَ لیکن انسان اپنے ارادے کے مطابق جو افعال سے متعلق ہیں مورد
 ثواب و عقاب ہوتا ہے۔ اس طویل بحث کی تفصیل اس مختصر
 کتاب کے لائق نہیں۔ (باقی آئندہ)

شیعوں کے کارنامے

(ڈاکٹر نور حسین جھنگوی کی تصانیف)

پنجاب میں شیعوں نے اپنی تصانیف میں جبل و تلبیس سے کام لیکر مسلمانوں کو گمراہ کرنے
 کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔ جھنگ کا ایک شیعہ ڈاکٹر نور حسین جھنگوی جبل و تلبیس، غلط
 حوالوں، افتراء اور کذب میں مشہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس کی کئی کتابیں شیعہ مشن کی
 طرف سے طبع ہو کر سنیوں میں مفت تقسیم ہو رہی ہیں۔ مولانا عبد الشکور صاحب مدیر

انجمن لکھنؤ کے دورہ جھنگ کے موقع پر جیسی ذلت کا سامنا واکٹر موصوف کو کرنا پڑا اگر اس میں غیرت کا مادہ ہوتا تو اس قدر کبھی تسلیم اٹھانے کا نام نہ لیتا۔ شیخ الہی بخش صاحب بکری انجمن صدیقیہ جھنگ نے جلسہ کی جو روئیداد شائع کی تھی۔ وہ قارئین کی آگاہی کے لئے اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔ تاکہ واکٹر موصوف کی دیانت و راستبازی کی حقیقت عام آتشکارا ہو سکے۔

خلاصہ مضامین وعظ

جناب مولانا عبدالشکور صاحب مدیر انجمن لکھنؤ کے دو وعظ ہوئے پہلا وعظ دلائل نبوت پر تھا۔ جس میں سورہ انا فتحنا کی آیت قل للمخلفین من الاعراب کی تلاوت فرما کر صرف قرآن مجید سے دلائل نبوت کا بیان فرمایا۔ اور آیت مذکورہ کی زبردست پیشین گوئی کا حضرت فاروق اعظم امیر المؤمنین عیسیٰ بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر پورا ہونا ایسے دلائل قطعیہ اور آیت کے الفاظ سے ثابت فرمایا کہ آنکھیں کھل گئیں۔ اور معلوم ہوا کہ حضرت فاروق اعظم کی یہ شان فرماں مجید میں بیان ہوئی ہے۔ کہ ان کی اطاعت کرنے والے کو اجر حسن کا وعدہ اور ان سے انحراف کرنے والے کو عذاب الیم کی وعید ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں صحابہ کرام کے کمالات کو ان کے مادی برحق صلے اہد علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل قرار دیا گیا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس وعظ کو سنا۔

دوسرا وعظ فضائل اہلبیت پر تھا۔ جن میں آپنے آیت تطہیر کے تلاوت فرما کر سب سے پہلے بیان فرمایا کہ اہل بیت سے مراد کون حضرات ہیں۔ پھر صحابہ کرام کے باہمی تعلقات محبت والفت کے قرآن مجید سے اور شیعہ دشمنی دونوں کی کتابوں سے بیان فرمائے۔ کتب شیعہ نہج البلاغہ، اصول کافی کی متعدد روایات زبانی پڑھ کر سنائیں۔

شیعوں نے اس جلسہ سے پہلے جب سنا تھا کہ جناب مددوح کو ہم لوگوں نے دعوت دی ہے تو نہایت زبردست پروپیگنڈا کیا کہ کسی طرح مددوح کی تشریف آوری

نہو۔ مسلمانوں کو راہِ گنجشہ کیا کہ ان کو نہ بلاؤ۔ اور چاہے جس کو بلاؤ۔ پھر مقامی افسران پولیس سے جا کر شکایات کے پہلے باندھ دیے۔ کہ وہ آئین کے تو بڑا فساد ہو جائیگا۔ وہ شیعوں کو اپنے وعظ میں گالیاں دیتے ہیں۔ مذہبِ شیعہ کی سخت توہین کرتے ہیں۔ مگر حق تعالیٰ نے ان کی منام تداہیر رائیگاں کر دیں۔ افسران پولیس جو ان شکایات کی بنا پر خدا جانے کیا خیالات لیکرائے تھے پہلے وعظ کے بعد یہ کہتے ہوئے گئے۔ کہ نہایت مذہب نہایت متین وعظ تھا۔ شکایات سب بے بنیاد تھیں

عبرت انگیز کارنامے

جناب مولوی ابوالقاسم محمد حسین صاحب نے کھڑے ہو کر ایک مبلغِ تقریر سہ ماہی جس میں ارشاد فرمایا کہ علمائے شیعہ کتب اہل سنت کے غلط حوالے دینے میں بڑے شاق ہوتے ہیں۔ چنانچہ چھنگ میں ایک صاحب بڑے مبلغِ مذہبِ شیعہ کے رہتے ہیں۔ انھوں نے حضرت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنؤی کے مقابلہ میں مضمون لکھ کر اپنی معالی ہستی کا ثبوت دیا ہے۔ ابھی حال میں ان کا ایک مضمون بجواب تحفۃ الارض صاف سہیل میں لکھنؤ میں چھپا ہے۔ اس وقت اسی مضمون سے پانچ غلط حوالے بعد وچپن پاک میٹ کرنا ہوں۔ اگر وہ اپنے حوالوں کو ہماری کتب محولہ میں دکھادیں۔ تو فی حوالہ سو۔ سپہ انجام نقد ان کو دیا جائیگا۔ پھر آپ نے سہیل سے دو چہار میں پڑھ کر سنائیں۔ جو آگے مذکور ہوں گی۔ ڈاکٹر نور حسین صاحب مجمع میں موجود تھے پٹنٹ

لے ان صاحب کا نام ڈاکٹر نور حسین ہے۔ اور اب سہیل والے ان کے نام کے ساتھ مولوی کا لفظ لکھنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ صاحب دن رات اسی کام میں مشغول رہتے ہیں کڑاوا سنوں کو برکائیں۔ اور کبھی کبھی آپ سوالات لکھ کر بھی نادانوں کو دیتے ہیں کہ ان باتوں کا جواب دو ایک مرتبہ پہلے ہی آپ نے انعم کے مقابلہ میں سر اٹھایا تھا۔ مگر انجیم کے مضامین کے لیے نے بہت جلد آپ کو سرنگوں کر دیا۔ اور آپ خاموش ہو گئے۔ لیکن اب پھر آپ نے سر اٹھایا تو خدا نے یہ صورت ظاہر فرمائی۔

ہی حمامہ باندھتے ہوئے اُٹھے اور کہنے لگے۔ کہ میں ان حواہوں کو دکھاؤں گا۔ ان سے کہہ دیا گیا کہ اچھا۔ کے بعد کتابیں میسر آئیے اور انعامی رقم لے لیجئے۔

تفصیل جوابات ہو ڈاکٹر نور حسین صاحب سے طلب کرو گئے

۱۔ سبیل جلد ۶ نمبر صفحہ ۸ میں آپ نے بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم لکھا ہے کہ "جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں قیامت تک بارہ خلیفہ ہوں گے۔ قوم قریش و قوم بنی ہاشم سے" اور وہ بارہ معصوم ہستیوں ائمہ معصومین ہیں۔ جن کا آخری امام صاحب العصر والزمان مہدی عجلالہم ہے۔ انتھی بلفظ کم۔ یہ مضمون بخاری و مسلم کی جس حدیث میں ہے اس کو دکھلائیے

۱۴۔ سہیل مذکور صفحہ ۱۸ میں آپؐ بجوال بخاری و مسلم لکھا ہے کہ کیا وہ بھی اصحابِ نبویؐ جنہوں نے صلح حدیبیہ میں نبوتِ محمدیہ پر شک کیا تھا انھیں بلفظکم۔ بخاری و مسلم کی وہ حدیث دکھلائیے جس میں نبوتِ محمدیہ پر کسی صحابی کا شک مذکور ہو۔

۴۔ سہیل مذکور صفحہ ۳۸ میں آپ نے جو اہل بخاری لکھا ہے۔ جناب بی بی عائشہؓ ہمیشہ ائمہ المؤمنین علی المرتضیٰ علیہ السلام سے عداوت و بغض رکھتی تھیں۔ آپ کا نام تک لینا گوارا نہ کرتی تھیں۔ انسحقی بلطفکم۔ بخاری کی وہ حدیث دکھلائیے جس میں یہ مضمون ہو۔

۵۔ سہیل مذکور صفحہ ۳ پر آپ نے لکھا ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ مدیم میں پاؤں کا سچ لکھا ہے۔ اصل عبارت ان کی دکھلائیے۔ جس میں پاؤں کے لئے سچ کا لفظ مذکور ہو۔

مسح کا لفظ مذکور ہو۔
اس سنہ کو کہا ہوا جسے رخاست ہوتے ہیں شیعہ میں ایک ہجرا ہو گئی۔ ڈاکٹر نوید

کو حوالوں کے غلط ہونے کا چونکہ کامل عین تھا۔ اور جانتے تھے کہ حوالوں کا ثبوت
 نہ دینے کے باعث مجھ سخت رسوائی و انگیر ہوگی۔ لہذا انھوں نے شہر منڈگی سے بچے نکلیں
 حید سازی سے کام لیکر پولیس میں یہ غلط اطلاع کرادی کہ شیو سنی کا مناظرہ ہوگا۔
 چاہئے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب نظر کے بعد ٹھیک وقت مقررہ (دو بجے) وہ حوالے
 پیش کر کے پانچ سو روپیہ کا انعام حاصل کرتے۔ مگر وہ تقریباً چار بجے کے قریب اپنی
 صاحبزادے میان منظور حسین کے سر پر چند کتابیں رکھ کر عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے
 جلسہ گاہ میں اس کو ایک کونہ کی طرف لاکر کھڑ کر دیا۔ حسد ا جانے ان میں اُردو کی کتابیں
 عتب بن یا بجا بی کی کیونکہ بچارے خود عربی سے تو بے برہ ہیں۔ اور خود بھی حیران و مبہوت
 ہو کر جلسہ گاہ میں ایک طرف کھڑے ہو کر حضرت مولانا عبدالشکور صاحب کی تقریر سننے لگے
 حضرت مولانا مسدوح نے تقریر کو اسی خیال سے جلدی ختم کر دیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب
 حوالے پیش کریں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اس انتظار میں تھے کہ سب انسپکٹر صاحب
 پولیس کھڑے ہو کر ان کی امداد فرمائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی ابوالقاسم محمد حسین صاحب نے
 مولانا عبدالشکور صاحب کی تعریف ختم ہونے کے بعد فوراً ہی کھڑے ہو کر فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب
 کے پاس اگر صداقت ہے تو حوالوں کا ثبوت دیکھو پانچ سو روپیہ کا انعام حاصل کریں۔
 اور ساتھ ہی اس کے پانچ سو روپیہ کی تحسلی ہزاروں آدمیوں کے سامنے دکھا کر عزیز پر کھڑی
 مولانا کا یہ فرمانا ہی تھا کہ پولیس کے سب انسپکٹر صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں مناظرہ
 کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ سب انسپکٹر صاحب کا یہ کہنا تھا

کہ ڈاکٹر صاحب کی جان میں جان آئی۔ ہم حیران ہوئے کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے۔
 غیر مغرب کے بعد ہمیں یہ پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے باقی حواریوں نے یہ ساری ساری
 رسوائی سے بچنے کے لئے کر رکھی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جو دھوری شمس الدین صاحب پر تید
 انجن ہڈانے سب انسپکٹر صاحب پولیس کو کہا کہ میں اپنی تمام جماعت کی ذمہ داری اٹھاتا
 ہوں۔ انشا و اللہ العزیز ہماری طرف سے کوئی بھی فساد نہ کرنے پائے گا۔ سب انسپکٹر صاحب
 پولیس نے ڈاکٹر صاحب کو کہا۔ کہ آپ بھی اپنی جماعت کی ذمہ داری اٹھالیں۔ تو انھوں نے

جواب دیا کہ میں اپنی ذات کا بھی ذمہ دار نہیں بن سکتا۔ گویا ڈاکٹر صاحب کو اپنے اوپر بھی عتقاد نہیں۔ اور کیوں کہ جو جبکہ تقیہ کرنا ایمان کا ۹ حصہ ٹھہرا۔ کس قدر شرم کی بات ہے۔ کہ ایک ڈاکو بھی اپنی ذات کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اس سے بھی گئے گزرے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر تمام حاضرین جلسہ کو معلوم ہو گیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب بالکل جھوٹے ہیں۔ اور محض دھوکا دے رہے ہیں۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کی جوستہ حالت تقی وہ بیان کے قابل نہیں۔ صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ ایک نیارنگ آٹھنا۔ اور حبا تاٹھا۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی شوئی قسمت نے ان کا اب بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد حسین صاحب امام و خطیب جامع مسجد جھنگ شہر اور انجمن صدیقی کی طرف سے مغرب کے بعد ڈاکٹر نور حسین صاحب کی خدمت میں ایک خط بھیجا گیا۔ جس میں انہیں حوالوں کا بذریعہ تحریر مطالبہ کیا گیا۔ اور یہ بھی تحریر کیا گیا کہ آپ لوگوں نے بڑا نفیس موقعہ ہاتھ سے دیدیا۔ کتابوں میں وہ حوالے دکھلا دیئے تو آپکو پانچ سو روپیہ بھی ملتا اور آپ کی صداقت بھی ثابت ہو جاتی۔ خیر اب بھی اگر اپنے دیئے ہوئے حوالوں کے متعلق ہماری کتب محولہ کی اصل عبارتیں جو الا صفحہ و طبع نقل کر کے اپنے دستخط کے ساتھ بھیج دیں تو بہتر ہے۔ تین آدمی یہ خط لیکر گئے۔ لیکن بیچارے ڈاکٹر صاحب نے خط کا پڑھنا تو ر ہار کتنا رینے ہی انکار کر دیا۔ بیچارے کیا کرتے جانتے ہی تھے کہ پہلے فریب اور سازش کر کے مشکل جان بچائی ہے۔ اب پھر کاہلے کے لئے

ایسی مصیبت میں پڑ جازوں

مسلمانان پنجاب کے اتحاد و امن پر کاری ضرب ہانی کورٹ کا ایک خطرناک فیصلہ

پنڈ واد خان ضلع جہلم میں ایک مسجد کچوری والی کے نام سے موسوم ہے۔ اس مسجد کے بانی سے یکسر آج تک امام اور مقتدی اہل سنت ہی چلے آتے ہیں۔

وہاں کے شیعوں نے مسلمانوں کے امن کو برباد کرنے کے لئے اس مسجد پر حمل
 دخل حاصل کرنا چاہا۔ اور مسجد کے اندر اپنے علیحدہ مذہبی مراسم ادا کرنے پر
 زور دیا۔ اور سنیہ سب حج کی عدالت میں دعویٰ کر کے اپنے حق میں فیصلہ حاصل کیا۔
 اہل سنت نے سب حج کے فیصلہ کے خلاف عدالت سشن حج جہلم میں اپیل
 دائر کیا۔ سشن کورٹ نے اہل سنت کے حق میں فیصلہ دیا۔ شیعوں نے ہائی کورٹ
 میں اپیل کیا۔ کئی سال کے بعد جسٹس جے لال جسٹس عبدالرشید نے شیعوں کے حق
 میں فیصلہ دے دیا ہے۔ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فاضل حجاب نے
 اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ "ہر مسلمان ہر مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔" اس فیصلہ سے لمحہ
 سیدین۔ بے نماز۔ اور متفرج مسلمانوں کا ایک گروہ خوشی و مسرت کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ لوگ
 مساجد کو بھی مینسپل پارک یا کمپنی باغ سمجھ رہے ہیں۔ جن لوگوں کو عمر بھر مسجد میں اجتماع نماز
 پڑھنے کا موقع نہ ملا ہو۔ ان کو اس فیصلہ کے ضرر۔ نقصان اور تباہ کن اثر کا احساس نہیں ہو سکتا
 یہ فیصلہ عبادت کی اصلی غرض اور مساجدین و راحین کے اطمینان قلب کو برباد کر دینا مسلمانوں
 کی حیات کا حصول تو درکنار بلکہ اس فیصلہ کے ذریعہ ہر جگہ باہمی معتد بہ باری قتل و غارت۔
 نفرت و عداوت کا بازار گرم ہوگا۔ ایک مسجد کے اندر میرزائیوں۔ شیعوں۔ سنیوں۔ چسکڑ الویوں وغیرہ
 کی علیحدہ علیحدہ اذانیں ہونگی۔ شیعہ اذان میں ایشم لہان علیاً ولی اللہ و خلیفہ رسول اللہ علیہ
 فصل کے الفاظ کہہ کر اپنی جماعتی تبلیغ کا حق ادا کریں گے۔ میرزائیوں کا اردولی گروہ اشد
 اَن احمہ جری اللہ فی صلہ الانبیاء کہہ کر میرزا کے صاحب شریعت نبی ہونے کا اعلان کرے گا۔
 چسکڑ الوی اپنا علیحدہ راگ گاؤں گے۔ تین تین چار چار جماعتیں علیحدہ علیحدہ ہونگی۔ جماعتوں کے
 پہلے یا پیچھے ہونے پر باہمی تکرار ہوگا۔ مصطفیٰ پر کھڑا ہونے کیلئے ہر فرقہ کا امام جد و جہد
 کریں گے۔ شیعوں کے نزدیک اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب و تبرا کرنا درود شریف
 پڑھنے سے افضل ہے۔ ان کی ہر دعا اور نماز میں اس افضل ترین عبادت پر عمل ہوگا۔ اہل سنت
 اس سے نالاں ہو کر مشتعل ہونگے۔ الغرض امت مسلمہ کو مزید افتراق و تشتت تباہی بربادی
 معتد بہ بازی۔ اور فرقہ بندی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ نماز کی ادائیگی سے بے نیاز اور مساجد

داخل ہونے سے پرہیز کرنے والے سیاست کے دلاوے اور دین سے بے خبر مسلمان لیڈر جو رات دن فرقہ بندی کے خلاف جہاد میں مصروف رہتے ہیں۔ آج کل بالکل خاموش ہیں۔ اور غالباً اپنے دل میں سرور و شادیاں ہونگے۔ مگر ان لمحدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ مساجد کو ماہمی امن وطن اور عجم گڑوں کا مرکز بن کر اور فساد کی بنیاد قائم کر کے یہ لوگ بدترین دشمن اسلام ثابت ہو رہے ہیں۔ تمام اہل اسلام کا فرض کا فرض ہے کہ چرچہ جلے کر کے گورنر پنجاب اور اخبارات کے نام و بیرونیوشن بھیجیں جس میں اس مداخلت فی الدین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ لاکھوں اور کروڑوں کے سرمایہ سے اہل سنت و الجماعت کی تیار کردہ مساجد میں صحابہ کرام پر امن وطن کر سکی جائے نہ نہیں دی جاسکتی۔ اور مستقل فتنہ کا دروازہ کھولا نہیں جاسکتا۔ اور اہل سنت اپنی نماز و عبادت سکون و اطمینان کو کسی قیمت پر بھی ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ چرچہ کر کے اپنی مساجد چرچہ موجود ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ صرف اہل سنت کو ہی مجاہد کے حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اس فیصلہ کا اثر پسند دادن حنا کی مسجد کچھروالی پر نہیں۔ بلکہ پنجاب کی تمام مساجد کی آزادی و اہمیت پر پڑیگا۔ اور مساجد میدان کارزار بن جائیں گی۔

پسند دادن خان کے غریب سنی مسلمانوں نے تمام مال و متاع بیچ کر اس مقدمہ کی پیروی کی۔ اب ان میں مصارف مقدمہ برداشت کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ ہائی کورٹ میں نگرانی دھنسل کرنے کے لئے کثیرہ مصارف کا تحمل ہونا پڑے گا۔ جو صاحب اس حنا الص دینی کام میں مالی امداد دینا چاہیں۔ وہ فاطمہ حزب الانصار بھیرہ پنجاب کے نام اس مصرف کیلئے بہت جلد روپیہ ارسال فرمائیں۔

ظہور احمد بگوی صدر مجلس مرکزیہ

حزب الانصار بھیرہ پنجاب - ۲۲ جون ۱۹۳۳ء

تبلیغی کتب

خدمتِ دین کیلئے کتابیں خرید کرو

ختم رسالت :- مؤلفہ اسٹر مولوی محمد بخش صاحب مسلم بی۔ اے۔ لاہوری۔

جس میں دلائل عقلیہ و نظمیہ سے نہایت احسن اور عمدہ دلنشین پیرایہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید کی اہمیت۔ احادیث۔ اقوال مسیحا کے علاوہ عقلی دلائل سے بہترین طریقہ سے میرزا یثیوں کے جملہ دلائل کا معقول جواب دیا گیا ہے۔ اس قدر جامع اور عمدہ کتاب اس

مضمون پر آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ماسٹر صاحب مشہور قادر الکلام ادیب ہیں۔ آپ نے نہایت مہذب پیرایہ میں یہ کتاب لکھ کر مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے قیمت کتاب لاہور

ملنے کا پتہ :- منیجر رسالہ شمس الاسلام بمیرہ پنجاب

آریہ مسافر کی بدحواسی

آریوں کا ایک ماہواری رسالہ آریہ مسافر لاہور سے شائع ہوتا ہے جس میں رسالہ کوڑانی

ایک کھرام مقتول کی پیروی میں ذہب مقدس اسلام پر نہایت ہی کمینہ گندے دلازار۔ اور اشتعال انگیز الفاظ میں حملے کئے جاتے ہیں شمس الاسلام میں ابطال تناسخ پر مولانا مولوی محمد

صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں آریہ مسافر جلد نمبر ۴ میں ایڈیٹر رسالہ مذکور نے حنفی فرسائی کی ہے۔ چونکہ ابھی مضمون کا بقایا حصہ شائع نہیں ہوا۔ اس لئے

فی الحال جواب الحجاب نہیں دیا جاتا۔ ان شاء اللہ آریہ مسافر کے استدلال کی حقیقت آشندہ واضح کی جاوے گی۔ آریہ مسافر کے قلمی معاونین کی جہالت۔ افتاد پر دازی اور ان کے مضامین

کی حقیقت آشکارا کرنے کے لئے ہم ایڈیٹر آریہ مسافر سے صرف ایک سوال کرتے ہیں۔ دہا، رسالہ آریہ مسافر جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے۔ مولانا دوم فرماتے ہیں۔

چوں صحابہ جاہ و حشمت یافتند
مصطفیٰ را بے کفن بگذاشتند

۵

کیا آریہ مسافر اور تمام دنیا کے دشمنان صحابہ مل کر بھی مولانا رومؒ کی مثنوی سے یہ شعر دکھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسے مغتری اور دشمن انصاف انسانی اپنے بغض و غضب کا خود ہی شکار بن کر حناک میں مل جاتیں گے۔

۲۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۴ پر سورۃ یونس کے حوالہ سے ایک آیت لکھی ہے وَقَاتِلِ الْكُفَّارَ وَاجِبٌ وَانْ لَمْ يَمِدْ وَيَدَّ - یہ کس قرآن کی آیت ہے۔ محمد علی سیال شاہ علیہ وسلم پر جو قرآن نازل ہوا تھا اس میں یہ آیت موجود نہیں۔ کیا دیدوں نے ایسی ہی صداقت و حق پسندی کی تسلیم دی ہے؟ (باقی آئندہ)

رسالہ ندیم گیا

ندیم مشرقی ہندوستان کا واحد اردو ادبی مضمون رسالہ ہے جو اپنی گونا گوں خصوصیات کے باعث ہندوستان میں بالعموم اور صوبہ بہار میں بالخصوص بے حد قبولیت حاصل کر رہا ہے۔ "ندیم ہر ماہ"

۲ صفحات کے بہترین مضامین کے ساتھ جس میں بلند پایہ مقالات اخلاقی افسانے اور پرفیکٹ نظمیں اور پیٹ میں بل ڈال دینے والے مزاحیہ مضامین ہوتے ہیں۔ اچھے کاغذ پر بہترین کہانی چھپائی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر پرچہ میں متحدہ دانش نصابی بھی ہوتی ہیں۔ ان خبریوں کے باوجود قیمت سالانہ للہ رشما ہی عام نمونہ کا پرچہ ۶ کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ :- دفتر ندیم گیا (صوبہ بہار)

شیعوں کی من سوز حرکات

جملہ مذاہب کیلئے شدید ترین خطرہ

جن پور میں ۱۲ ربیع الاول کو اہل اسلام ایک جلوس نکالتے ہیں جس میں حمد و نعت و مناقب خلفاء و مرج جمیع صحابہ کرام کے متعلق نظمیں پڑھی جاتی ہیں۔ خوبصورت چوکھٹوں میں کمرہ طیبہ اور حضور سرور عالم اور ان کے خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی جلی خطوط و شمعوں یا مسطور پر پڑتے ہیں۔ ان اساطینِ بُت کی مرج کے سوا ایک لفظ کسی فرقہ کیلئے دل شکن جمل آزار یا توہین آمیز نہ استعمال کیا جاتا ہے۔ نہ کوئی اہل سنت مذہباً ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ مگر با اینہم مقامی شیعہ صاحبان کو جو بہت با اثر ہیں۔ یہ امر بھی ناگوار گذرا۔ کہ مسلمان کیوں اپنے اکابر ملت کی نسبت کلمات تائیش زبان سے نکالتے ہیں۔ چنانچہ حکام مقامی کو یہ یقین دلا کہ مرج صحابہ اُن کے لئے دل آندگی کا باعث ہوگی۔ اس جلوس کو رکوا دیا ہے۔ اس پر مقامی اہل اسلام نے عدالت دیوانی میں ایک نالش استقراریہ رجوع کی ہے۔ اس عرضی نالش کے جواب میں جو بیان تحریر می شیعہ صاحبان کی طرف سے داخل کیا ہے۔ اس کا دفعہ ۲۵

حسب ذیل ہے :-

دفعہ ۲۵ :- یہ کہ درمیان شیعہ و سنی اصحابِ ثلاثہ کے متعلق سخت اختلاف عقیدہ ہے۔ حضرات اہل سنت ان کو حسب بیان دفعہ عرضی نالش بار پنجہ اسلام سمجھتے ہیں۔ اور حضرات شیعہ ان کو اصل سبب توہینِ اہل بیت رسول اور اُن نظام کا باعث سمجھتے ہیں جو بعد رسول اہل بیت اطہار کو پیش آئے۔ مرج صحابہ شیعہ صاحب کیواسطے اسی طرح دل آزار ہے جس طرح مطاعن اصحابِ ثلاثہ کو اہل سنت دل آزار سمجھتے ہیں۔ چنانچہ فریقین کو ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کے لحاظ سے ایسی نظمیں جن میں مرج صحابہ ثلاثہ ہوں۔ یا ایسے نشانات جن سے اُن کی مرج کا مظاہرہ ہو۔ عام راستہ یا منظر عام پر پڑھنے کا استحقاق نہیں۔ نہ ان کے مظاہر ت نکالنے کا منصب ہے۔ یہ بیان دفعہ ۶ عرضی نالش کے جلوس متنازعہ

تزوید و تنقیص مذہب شیعہ مقصود نہیں ہے محض غلط ہے۔ سراسر دل آزاری و توہین و تنقیص مذہب شیعہ اور اُن کے مذہب کی ترویج لازم آتی ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر پیشوایان مذہب کی طرح کرنا بھی اسی بنا پر ممنوع قرار دیا جاتا ہے کہ کسی خاص زکی الشخص کی یا جماعت کی فطرت اس کو گوارا نہیں کرتی۔ تو ہندوستان جیسی مختلف المذہب ملک میں کسی اہل مذہب کی زندگی کیونکر ممکن ہو سکتی ہے مسلمانوں کی مجالس و عطاخیزا تصانیف غرضیکہ ان کی مذہبی زندگی کا کون سا شعبہ ہے جس میں بزرگانِ ملت کا احترام بالاعلان نہیں کیا جاتا۔ اور جس کو ہر مسلم اپنا فرضیہ مذہبی نہیں سمجھتا۔ اب اگر ہم اسے مذہبی احکام کی تحصیل بھی کسی طبقہ کے احساسات کو مشتعل کرتی ہے۔ اور قانون اس اشتعال کی حمایت کر سکتا ہے تو آج ہی سو آزادی مذہب کا خاتمہ سمجھنا چاہئے۔ یہ سوال صرف مسلمانوں ہی تک محدود نہیں دو سہ اہل مذہب کیلئے بھی یکساں قابل غور ہے۔ ممکن ہے کہ آج مدح صحابہ کی ناگواری خالق میں اتنی تلخی پیدا کر دے کہ کل شیخ کو ابنِ اللہ کہا جانا۔ سو امی دیا نہ جی کو مہرشی کا خطاب ملنا۔ یا معاذ اللہ خود سرور کائنات کو رسولِ برحق اور نبی آخر الزمان کہنا کسی نہ کسی طبقہ کیلئے دل آزار ہو۔

شرف الدین ساکن محلہ مخدوم شاہ۔ شہر جون پور

بمکال اور برما کے سفر کے حالات

خاک را در میر مودھ ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء کو بھیرہ سے روانہ ہو کر براستہ چنیوٹ و لاٹیل پور ہندو پنچا۔ دور ہندو ہاں قیام کرنے کے بعد مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ حزب الانصار کے ہمراہ جون پور کی طرف روانہ کی ہوئی۔ شیشخوپورہ میں حضرت مولانا امین الحق صاحب خطیب مسجد جامع کی ساعی جمیلہ اور اربابِ انجمن اہل سنت و الجماعت کے جوش و خروش سے فتنہ قادیان کا استیصال ہو چکا ہے۔ مولانا مہر شج زبردست عالم اور عمدہ مقرر ہیں۔ بروز جمعہ جامع مسجد میں مولوی عبدالرحمن صاحب اور خاک را کی تقریر ہوئی۔ اور بعد نماز مغرب انجمن اہل سنت کی طرف سے عام جلسہ کا منتظام ہوا جس میں مذہب میرزاہیت کی حقیقت واضح کی گئی۔ شیشخوپورہ سے روانہ ہو کر لاہور میں دو دن قیام رہا۔ متعدد و احباب سے ملاقات ہوئی مجالس دعوت و ارشاد کے جلسہ میں شرکت کی۔ کشمیر میں

میرزا علی قننہ کے اختیصال کیلئے مولوی ظفر علی خان صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا مولوی
عبدالرحمن صاحب کو لاہور سے رخصت کیا گیا۔ اور خاکار محلہ اپنے ایک ہمراہی حافظ محمد اسلم
کے ہمراہ روانہ ہوا۔ راستہ میں رشتہ ایک روز قیام رہا۔ رشتہ میں محمد اسماعیل میرزا ڈاکٹر
کے ذریعہ میرزا زینت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہاں کے مقامی علماء اس قننہ سے بے خبر اور غافل ہیں
دہلی میں حافظ مولوی ضامن صاحب کے درس قرآن میں میرزا زینت کا ردِ اہتمام سے کیا جاتا ہے۔
اسلمی میں حاجی وحید الدین صاحب میرٹھی ایم۔ ایل۔ اے نے شاردہ ایکٹ میں ترمیم کا مسودہ پیش
کیا۔ خاکار نے شاردہ ایکٹ کے نقائص اور اس کے ذریعہ مذہب مقدس اسلام میں
حکومت کی کھلی مداخلت ثابت کرنے کیلئے جناب شیخ فضل حق صاحب پراچہ ایم۔ ایل۔ اے کے
ذریعہ میرزا اسلمی میں رسائی تسلیم کرنے کا انتظام کیا۔ مورخہ سہ ماہی کو دہلی سے خاکار عازم
کیا ہوا۔

گیا

گیا صوبہ بہار کا ممتاز اور تاریخی شہر ہے۔ بودہ نے اسی جگہ ایک پہل کے درخت کے
نیچے لیٹاں حاصل کیا تھا۔ بودہ مذہب میں اس شہر کو تقدیس کا درجہ حاصل ہے۔ چین۔ جاپان
اور براہ سے لاکھوں یاتری بودہ مندر کے درشن کو ہر سال آیا کرتے ہیں مسلمانوں کی آبادی بھانا
تناسب بہت قلیل ہے۔ مسلمانوں اور ہندوؤں کے تمدن میں بظاہر کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔
یعنی تعلیم کا قاعدہ انتظام نہیں ہے۔ مولانا عبدالحکیم صاحب کی مجددی سوسائٹی اور انور العلوی
کئی سال سے جاری ہے۔ کفرستان میں اس نورانی شمع کا روشن ہونا نہایت غنیمت ہے۔ تعلیم اتر
اور اعلیٰ مدرسہ کی تدبیر کا انتظام تسلی بخش معلوم ہوتا ہے۔

گیا سے ایک ماہواری رسالہ ندیم انجم صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ زبان
اردو کی بہترین خدمت انجام دے رہا ہے۔ انجم صاحب سے جامع مسجد میں مختصر ملاقات
ہوئی۔ نہایت خوش خلق اور با مذاق انسان ہیں۔ علمائے گیا میں سے مولانا خیر الدین صاحب
اور مولانا عبدالحکیم صاحب ہتم انور العلوم سے کئی دفعہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ حضرت
مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوبند کی نیابت کا موقع ملا۔ مولانا محمد وحید کی ان شب
شہر کی کتب کافی ذخیرہ موجود ہے۔ شیعوں کے رد میں مسئلہ فتح اور تراویح پر کئی رسائل

تصنیف کر کے شائع کرا چکے ہیں۔ مذہب شیعہ کی تردید میں آپ کے کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آج کل ایک قدیم فلمی کتاب تبصرہ الامین کا اردو میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ یہ کتاب کسی ہندو نے بارہویں صدی ہجری میں مذہب رافضی کی تردید میں ہر زبان فارسی تا لیب کی تھی۔ اس کا ایک فلمی کرم خود نسخہ مولانا کے ہاتھ آیا۔ اور آپ نے ایسی عمدہ اور زاد دلا جو کہ کتاب کے مضامین محفوظ کر کے لیے اس کا اردو ترجمہ ضروری سمجھا۔ خاکسار کی درخواست پر آپ نے رسالہ شمس الاسلام میں شائع ہونے کیلئے مذکورہ ترجمہ باقسط روانہ کرنے کا وعدہ فرمایا۔ کتاب مذکور کے مضامین کی اشاعت سی قارئین رسالہ بہت محفوظ مانو گے۔

گیا میں مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی ضامن اور واحد مقتدر ہستی یعنی مولانا حافظ محمد رفیق صاحب امام مجد جامع گیا کی کوششوں سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ حافظ صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ تقریر پرستی جیسی خطرناک بدعت سے گریز کے بل سنت کو بچانے کی سعی فرمائیں۔ افسوس ہے کہ ایام محرم میں گیا کے نام نہاد سنی بدعات اور مشرکانہ رسوم میں شیخیوں سے بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ان کے افعال اس قدر شرمناک ہوتے ہیں۔ کہ کسی مسلم سے ایسی توقع نہیں ہو سکتی۔

گیا میں بعارضہ نزلہ۔ زکام و بخار طبیعت علیل رہی۔ اس لئے تقریر کا کوئی انتظام نہ ہوا بعد نماز جمعہ لاہوری پارٹی کے ایک میرزائی عنایت اللہ سہیلی معززین کے دُور و گفتگو ہوئی عنایت اللہ صاحب بیلوٹ کے رہنے والے ہیں۔ اور گیا میں تجارت کے ساتھ ہی عقائد میرزائیہ کی تبلیغ کا کام بھی کرتے ہیں۔ ان کی تبلیغ اندر ہی اندر غیر محسوس طریقہ سے خطرناک کام کر رہی ہے۔ گیا کے ایک مسلمان رئیس لاہوری میرزا میوں کی پانچ سو روپیہ ماہوار شانت اسلام کیلئے دیتے ہیں۔ لاہوری میرزا میوں کا دام فریب قادیانیوں سے زیادہ موثر ثابت ہو رہا ہے۔ بلحاظ عقائد دونوں گروہ کیسا متحدہ انجیال ہیں۔ مگر سادہ لوح اور بے خبر عوام لاہوریوں کو سمان سمجھنے لگے ہیں۔ اور ان کی تبلیغ کا اثر جلد ہی قبول کر لیتے ہیں۔ عنایت اللہ سے حیات مسیح علیہ السلام و دعاوی میا پر ڈھیر ہٹھ گٹھ گفتگو ہوئی۔ پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس پر بدحواس طاری ہو گئی۔ آخر میں خاکسار نے کہا۔ جو شخص یہ

کہے کہ قرآن خدا کا کلام اور میرے سہنے کی باتیں ہیں۔ اُس کو تم کیا کہو گے ؟
 عنایت اللہ :- میں اُس کی ماں کو بہن کو
 خاکسار :- میرزا غلام احمد قادیانی جس کو تم مجدد و اعظم خیال کرتے ہو حقیقتہً الٰہی
 کے صفوں پر لکھا ہے ۔ کہ قرآن خدا کا کلام اور میرے سہنے کی باتیں ہیں ۔
 عنایت اللہ :- وہ بکنا ہے ۔ جبکہ لاتا ہے ۔ میں اس کی کجوں کا پابند نہیں ۔
 اس کیفیت کو کا خاتمہ ہو گیا ۔ اور مولانا عبدالحکیم صاحب نے عنایت اللہ کو اس حق
 گوئی پر مبارکباد دی ۔

کلمت

کلمتہ میں سترہ روز قیام رہا ۔ جامع مسجدنا خدا میں ختم نبوت پر ایک تقریر ہوئی ۔
 کلمتہ میں میرزا یوں کی مرکزی انجمن کا دفتر ۳۳ بیننگ اسٹریٹ میں واقع ہے ۔ تمام شہر میں
 میرزا یوں کی تعداد ایک سو سے زیادہ نہیں ۔ مگر ان کی تبلیغی سرگرمیاں وسیع پیمانہ پر جاری
 ہیں ۔ البرٹ ہال میں ان کے لیکچر ہوتے رہتے ہیں ۔ ان کے کئی تنخواہ دار مبلغ مشرقی بنگالہ
 اور اڑیسہ کے علاقہ میں کام کر رہے ہیں ۔ میرے دور دورے ان میں پہل پیدا ہوئی ۔ ان
 میں مناظرے ہوئے ۔ میرزا یوں کو تباہ و خرابات کی دعوت دی گئی ۔ کئی ہیرا سیت نہ وہ شخص
 کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی گئی ۔ الحمد للہ کہ ۵ اشخاص تائب ہوئے ۔ اور کئی مذہب راہ رست
 پر آ گئے ۔

کلمتہ میں شیخوں نے بھی اپنا اثر جبار رکھا ہے ۔ لوہر جیت پور روڈ پر ایک لائبریری و
 ریڈنگ روم ان کی طرف سے قائم ہے ۔ انجمن شیخان بنگال کے سال بھر میں کئی اجلاس ملتے
 ہیں ۔ امراء و رؤساء میں سے کئی مقتدر اشخاص شیعیت قبول کر چکے ہیں ۔ پنجاب ایک
 ڈاکٹر صاحب ہر سال کئی سو روپیہ مرثیہ خوانی کی اجرت کا وصول کر کے لایا کرتے ہیں ۔ اہل
 سنت میں بھی محکم کی بدعات رائج ہیں ۔ علمائے کرام میں ان فتنوں کے سد باب کا احساں
 نہ کیا جی نہیں ۔

کلمتہ کے ایک بہت بڑے فاضل اور جدید عالم جن کے کتب خانہ میں اصول کافی ۔

استبصار وغیرہ کتب شیعہ موجود ہیں۔ فرمانے لگے۔ کہ شیعہ آشنا مغربیہ سب صحابہ کے ترکہ نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ لوگ صحابہ کرام اور حضرات خلفائے راشدین کا ادب کرتے ہیں ان کی فضیلت کے قائل ہیں۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل سمجھتے ہیں۔ کلکتہ کے اس نامور عالم کو اس بے خبری پر بہت تعجب ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ شیعوں کی تکفیر میں بعض علماء مذہب بہتے ہیں۔ شیعوں کے عقائد کا بھی نہیں علم نہ ہو۔ وہ ان کے مکائد سے کیے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

کلکتہ میں نقشہ بندی سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت مولانا سید ابوبکر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گذرے ہیں۔ ان کے بڑے صاحب نام مولانا ابوالیث محمد عبداللہ شاہ صاحب کی زیارت ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب ممدوح راہِ دل رکھنے والے اور فاضل فرجوان ہیں۔ آپ نے کلکتہ میں حزب الانصار کی شاخ قائم کرنے کی تحریک کی چنانچہ ایک مجلس شاورت منعقد ہوئی جس میں حسب ذیل حضرات پر مشتمل ایک عارضی کمیٹی بنائی گئی۔

صدر۔ حضرت مولانا ابوالیث محمد عبداللہ شاہ صاحب۔

ناظم۔ مولانا عبدالجبار صاحب وحیدی مولوی فاضل۔

خازن۔ میاں عبدالرشید صاحب آف فرم میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید محمد شریف سوداگران پڑی۔ ۳ بینک سٹریٹ کلکتہ۔

ارکان مجلس عامہ :- مولانا عبداللہ احمد صاحب۔ میاں محمد بشیر صاحب فرج۔

میاں محمد شریف صاحب۔ مولوی عبدالقادر صاحب۔ ایم محمد عبدالجبار صاحب۔

مصباح الدین احمد صاحب لپیڈ۔ میاں محمد امین صاحب خوجہ و مہر۔

حزب الانصار کا دفتر پہلے ۱۰ کالج سکو آئیر میں رکھا گیا تھا۔ اب ۳ بینک سٹریٹ میں منتقل ہو گیا ہے۔

میاں عبدالرشید صاحب خوجہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مجھے کلکتہ

میں تبلیغ کیسے آسانیاں ہم پہنچائیں۔ ان کے دفتر کے ساتھ ہی میرزا نیوں کی انجمن کا دفتر واقع ہے۔ اس لئے میرزا نیوں سے تبادلہ خیالات کا موقع ملتا رہا۔ میاں صاحب

دل میں مبتلا اسلامی در و موجود ہے۔ انہوں نے رسالہ شمس الاسلام کیلئے ۳۰ خریداریہم
 پہنچائے۔ اور رسالہ کیلئے مستقل ماہواری امداد کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے
 مخلص خادم اسلام کو تادیر زندہ رکھے۔ آمین۔

محبوب (ملک برہما)

میرے مخلص دوست بابو اللہ دتہ صاحب اور سیرمبولا دعوت نامہ تکلمتہ میں موصوفہ
 ہوا مگر آپ کا ارادہ ہو چکا تھا۔ اس لئے ان کی خدمت میں مخدرت نامہ بھیجا گیا۔ مگر بابو
 صاحب نے فوارح محبوب میں میرزا میوں کے اثر کو قوط نے کیلئے انصرار کے ساتھ دوبارہ بذلیہ
 تار دعوت دی۔ تار کے الفاظ ایسے تھے جنہوں نے مجھے ملک برہما کے سفر پر آمادہ کیا۔

۲۸ مارچ ۱۹۳۳ء کو جہاز پر سولہ ہوکر ۳۱ مارچ کو رنگون کے ساحل پر اترنے کا مقصد
 ملا رنگون سے بذلیہ ریلوے آٹھ گھنٹہ کا سفر کر کے پروم اور پروم سے بذلیہ جہاز
 دورات اور ایک دن کے سفر کے بعد جہاز ۲ مارچ کو محبوب کے گھاٹ پر پہنچ گیا۔ محبوب
 دس روز قیام رہے۔ میرزا میوں نے اپنے ب سے بڑے مبلغ عبداللطیف کو تار کے فوجیہ رنگون سر
 لایا۔ ۹ و ۱۰ مارچ تمام جامع مسجد محبوبیات مع علیہ السلام ختم نبوت و دعاوی میرزا فیصلہ کن مناظرہ ہوا
 میرزائی مناظرہ قبل اختتام مناظرہ کتابیں غل میں جا کر بھاگ نکلا۔ اس کی بدترسی کا منظر قابل دید تھا مناظرہ کی
 مکمل کارروائی مع دلائل پیش کردہ برقی آسمانی بجزین قادیانی میں شایع ہوگی۔ تاثرین اشاعت آئندہ میں
 ملاحظہ فرمائیں۔

جناب عبدالعزیز صاحب اکوٹ ٹاٹ۔ مولوی فیض احمد صاحب ٹھیکیدار۔ حافظ مولوی محمد شفیع
 صاحب دیگر اجاب مبوسنے مناظرہ کا اختتام نہایت خوبی سے کیا۔ میرزائی مناظرہ کے اشتعال انگیز
 دلائل و اراکلات مسلمانوں کو براہیجہ کر رہے تھے۔ مگر ان حضرات کی سامی جلیہ کو کجی قسم کا فتنہ برعنا
 نہ تھا۔ مولانا مولوی حافظ میرزا محمد ابراہیم صاحب تنہن ایہ ملک سماں بھی حاضر موت میں محبوبین تشریف
 لائے تھے۔ مولانا مدرس کے پاس میرزائی و برہائی مذہب کی کتب کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ برہا میں فتنہ
 میرزا میٹ کیلئے آپ کا وجود ایک زبردست رک ٹابست ہو رہا ہے۔ مولانا آج کل ایک ضخیم کتاب
 ”مکمل سنیہ ابراہیم“ تالیف کرنے میں مشغول ہیں۔

مکوی

مولوی عبدالرزاق صاحب تاجر مکوی کی دعوت پر مہسوس مکوی جانے کا اتفاق ہوا۔
مکوی میں بعد نماز جمعہ دو گھنٹہ ختم نبوت پر تقریر ہوئی۔ لوگوں پر اس کا نہایت عملہ اثر
ہوا۔ اکثر اصحاب نے تباہ خیالات کا موقع ملا۔ مکوی میں پہلے میزائیوں کی تعداد پندرہ بیس کے قریب تھی۔
اب صرف ایک پنچائی میزائی وہاں رہتا ہے۔ جو ضد و تعصب کی وجہ سے گمراہی کی دلیل میں چھپا ہوا ہے۔

اینا جاؤں

مکوی سے درہیل جانب شمال ایک بہت بڑا قصبہ اینا جاؤں واقع ہے۔ وہاں تیل کے ہزاروں
کنوئیں موجود ہیں آئل کمپنیوں کے دفاتر اور کارخانوں کی وجہ سے اس کی آبادی ترقی پذیر ہے۔ میزائی مناظر
مہسوس ہوا کہ وہاں پنچا۔ اور اپنے ایک ہم خیال کے ذریعہ سید علی شاہ صاحب رئیس پر اپنا انفرادی چاؤ۔
اور مہسوس فتح و نصرت حاصل کرنا غاصر کیا۔ اینا جاؤں کے مہر و اسلام خادم قوم اور نیکل تاجر سیٹھ
عبداللہ صاحب اور انما حافظ مہر ابراہیم صاحب المہوی نے ان حالات میں مجھے وہاں دعوت دینا ضروری
سمجھا۔ اور سیٹھ صاحب اور مہر انما صاحب مولج مکوی پہنچے۔ ان کے اصرار پر خاکسار مع میرزا احمد بیگ صاحب
تاجر مولوی عبدالرزاق صاحب تاجر حکیم رحمت علی صاحب وغیرہ بسواری موٹر مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۳۸۶ کو
اینا جاؤں میں پنچا۔ دوسرے دن صبح علی شاہ صاحب کے مکان پر عبداللطیف میزائی سے ملاقات ہوئی
سید علی شاہ صاحب کے ارشاد پر دو گھنٹہ مختصر مناظرہ ہوا۔ اور عام مناظرہ کیلئے شرائط کا قریباً تصفیہ
ہو گیا۔ اور مقام مناظرہ اولاً بایسکوپ ہال مورخہ ۱۶ اپریل صبح ۱۰ بجے قرار پایا۔ تمام شہر میں منادی کرا دی
گئی۔ مگر رات کے گیارہ بجے سید علی شاہ صاحب کا سیٹھ عبداللہ صاحب کے نام رفقہ موصول ہوا کہ عبداللطیف
صاحب فوج پر ہو گئے ہیں۔ مکانوں پر میزائیوں کا شاندار فرار واضح ہو گیا۔ اور دوسرے دن احوال
میں ڈھائی گھنٹے بعد میرزا اسیت پر معرکہ آثار تقریر ہوئی۔ علی شاہ صاحب نے بھی میزائیوں سے تربیت
کا اظہار کیا۔

اینا جاؤں سے دس اپریل کو روانہ ہو کر زنگون۔ کلکتہ روہی دلاہور میں ایک ایٹن قیام کرتے ہوئے
خاکہ مورخہ ۲۸ مئی کو وہاں ہجیرہ پہنچ گیا۔ سفر کا بیانی و خبر و خوبی سے ختم ہوا۔

والحمد لله علی ذالک

تَشْكُرُوا اَمْتَنَان

حسب ذیل حضرات نے رسالہ شمس الاسلام کی ترویج اشاعت میں حصہ لیکر ممنون فرمایا۔
جراحہم اللہ خیر الجزا۔

میاں محمد عبدالرشید صاحب خواجہ فرم میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید محمد شریف سوداگران ٹہی حکومت
سہ خرمیادہ پیر غلام جیلانی صاحب میونسپل کتھر بھرہ - ۲ - مولانا محمد نصیر الدین صاحب بگوی ہندو
۵ - حاکم محمد رفیق صاحب گیا - ۱ - اللہ دتہ صاحب چٹھی رساں جیلیا نوالہ - ۲ - شیخ محمد حسین صاحب
پنشنر انیکٹر پولیس لاہور - ۲ - مولانا زہیر صاحب عاقل شاہی میور - ۱ - منشی غلام حسین صاحب - ۱ -
بابو اللہ دتہ صاحب برہما - ۱۲ -

عالمی جامعہ اسلامیہ صاحب بکلا نے ۱۲ خریداروں کا چندہ اپنی گرہ سوا کیا میاں عبدالرشید صاحب
خواجہ نے رسالہ کی ادا کیے بیس پانچ روپیہ ہوار سینے کا وعدہ فرمایا بیس غلام صدیقی غلام جیلانی صاحب
چاندنی چوک بلی نے دو روپیہ ہوار کا وعدہ کیا۔ میاں گلزار محمد صاحب مالک فرم فرنیڈ اینڈ کوکٹ نے
کتب خانہ حزب انصار کیلئے المتجدد اور شرح شفا بلا علی قاری عطا فرمائیں۔ مولانا سید
ولایت حسین شاہ صاحب دیوری نے اپنی تعانیف میں سو کشف الخفا عن مکتب النساء۔ اصلاح العقائد
عجائبات مذہب شیعہ عطا فرمائیں۔

عرض حال

مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ نے ماہ اپریل دہلی میں سمندری۔ جھنگ بکچوڑہ۔ ڈالوال۔ چوہا
سیدن شاہ۔ بھوال۔ چکوال۔ جکپوڑہ۔ ملکانوالہ۔ اوڈھوال۔ علاؤ شریف۔ فیروزہ کاوڑہ کیا بلکا نوالہ
منبع بیکوٹ میں میزائیں سو کامیاب مناظرہ ہوا۔ خاکسار دیر کی عدم موجودگی میں حضرت مولانا
محمد نصیر الدین صاحب بگوی اور مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ نے مناظرہ کا تمام انتظام کیا۔ جماعت
اسلامیہ کی طرف سے حافظ مولوی محمد شفیع صاحب سکھوئی۔ ابوالقاسم مولانا محمد حسین صاحب مناظرہ منقر
ہوئے۔ جماعت میزائیں کی طرف سے مولوی علی محمد و مولوی دل محمد نے مناظرہ کیا۔ مورخہ ۱۴۱۲ھ ۱۲ مئی

شاہکار کی صدارت میں بمقام میاوی تحصیل نارووال ضلع میانکوٹ میزائیوں کی زبردست مناظرہ تھا۔ اسلامی مناظر مولوی حافظ محمد شفیع صاحب سندھوی اور مولوی غلام رسول صاحب مجاہد نے میزائی مناظر عبدالغفور و ظہور الحسن کے دلائل کے پرچنے اڑائے۔ علاوہ بھر میں اس مناظر کا زبردست اثر ہوا۔ انشا اللہ دونوں مناظروں کی مفصل روئیداد برق آسانی میں درج ہوگی۔ قارئین رسالہ کی آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ مضامین کی کثرت کی وجہ سے اس دفعہ برق آسانی کا کوئی حقیقی رسالہ بین درج نہیں ہو سکا۔

دارالعلوم غریبیہ میں تعداد طلبہ ستر سے تجاوز ہے۔ تعلیم و تدریس کا انتظام بخوبی چل رہا ہے۔ دارالعلوم کے منکر کیلئے غلامی کی سخت ضرورت ہے۔ حزب الانصار کے ذمہ سابلقہ قرضہ ایک ہزار کے قریب واجب الادا ہے جس کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ارباب کرم جلدی توجہ فرمائیں۔ اور دست تعاون بڑھا کر ممنون فرمائیں۔ ہمیں ماہواری منتقل ادا دینے والے معاون درکار ہیں۔ ماہواری غریب ڈھالی سورہ پیسہ زیادہ ہے۔ جامع مسجد بھیرہ کی مرمت کا مسئلہ بھی زبردست ہے۔ جنگال بڑا، مندرہ کشمیر، سرحد و پنجاب غرض تمام ہندوستان میں میزائیت کا سیلاب لگ کر کے لئے صرف یہی واحد تنظیم جماعت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اس کی مالی امداد کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

یوم میلاد

سالگشتہ کی طرح اس سال بھی حزب الانصار بھیرہ کی سرسپہی میں بمقام جامع مسجد بھیرہ ۱۲ ربیع الاول کو آقائے نامدار فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد یوم محبت اور یوم وصال منایا جائیگا جس میں نامور محرمزین سیرت مشہرہ لولاک پرنسٹن ایر کریں گے۔

دعائے مغفرت کی التجا

ہم اسے محترم جناب مولوی سید محمد عبدالقدیر صاحب ساکن کوٹہ جہان آباد ضلع فتح پور۔ پی۔ ٹی۔ کی اہمیت و حرمت کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم اپنے خاوند کی نہایت طبع و فرمانبردار اور پابند شریعت تھیں اس حادثہ میں ہمیں مولوی صاحب سی پوری بھدروی ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جزا رحمت میں جگہ دے۔ قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

میزائے قادیانی

کٹھڑہ لڑمان میں !!!

آج سے قریباً تیس سال پہلے میزائے قادیانی کو قانونی جہاد (مقدمہ بازی) کا شوق ہوا۔ مزد و دولت کی افراطی - پریشور و کلاؤ گھر کے درمیان تھے۔ خاکسار کو ایک دیہاتی آدمی سمجھ کر وار شروع کر دیا۔ ایک نہیں تین فوجداری مقدمات یکے بعد دیگرے میزے خلاف داغ دیئے گئے۔ ایک مقدس سنی (حضرت پیر صاحب گوڑوی مدظلہ العالی) کو بھی پھانسیا جا۔ چنانچہ آپ کو بحیثیت گواہ استخفافہ طلب کر لیا گیا۔ تاکہ آپ پر جرح کر کے تکلیف دی جائے۔ (یہ مراد مرزا کی پوری نہ ہوئی۔ باوجود جید جدوجہد کے کامیابی نہ ہوئی حضرت اقدس عدالت میں حاضر نہ ہوئے) ادھر خاکسار نے اپنی ملافت میں میزا اور اس کے ایک مخلص مرید حکیم فضل دین بھیروی کے خلاف ایک استخفافہ (لائسنس) دائر کر دیا جس میں میزاجی دو سال سرگرم رہ کر بالآخر عدالت لائسنس تمام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورنمنٹ پور سے سات سو روپیہ جرمانہ یا جپہ ماہ قید کے سزا بابت ہو گئے۔ پھر عدالت اپیل میں ایک انگریز پریسٹر ٹریچی کی امداد سے بمشکل نجات حاصل کی حالانکہ انگریزوں کو وہ دجال کہتے تھے۔ پھر باوجود انٹائے سبھالی دجال کی دستگیری کے محتاج ہوئے ان مقدمات میں عجیب و غریب انکشافات ہوئے۔ میزاجی کے دعوئے نبوت و رسالت کی ساری قلعی کھل گئی۔ اور ایسی ذلت نصیب ہوئی۔ کہ قبر میں بھی نہ بھولیں گے۔ ایک روز اجلاس عدالت میں کٹھڑہ لڑمان پر کھڑے کھڑے غش کھا کر گر پڑے۔ اور بمشکل خوش سنبھالی روزانہ چار چار چھوٹے کٹھڑے میں پاؤں پر دست بستہ کھڑا رہنا پڑتا تھا۔ ایک روز جب ان پر جرح ہو رہی تھی۔ لبیب خشک ہو گئیں۔ گویا حالت نزع طاری ہو گئی۔ پانی مانگا۔ لیکن مجسٹریٹ بڑا بارعب ضابطہ کا پابند تھا۔ پانی پینے کی اجازت نہ دی۔ اور زمین و آسمان تاراج ہو گیا مدنی (الارض والسماء معا) کما ہومچی (پانی کی بوند کیلئے ترستار)۔

ایک روز مخلص خواری (فضل دین بھیروی) بحالت تپ محو کہ عدالت میں چل پائی پر

لٹے حاضر کیا گیا۔ لیکن اس اثنا میں خدا کے فضل اور خواجگانِ حِشْت کی دعا و برکت سے خاک کو سرور کا عارف بھی نہ ٹھا۔ اور مرزا صاحب نے اپنے دو حلفی بیانات میں درجنوں جھوٹ بولے (یہ بیانات کتابِ تازیانہ عبرت اور فوجداری مقدمات گورداسپور میں شائع ہو چکے ہیں۔ ایسا ہی مرزا جی کے خلیفہ اول مولوی نور الدین و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کے حلفی بیانات کا حال ہے۔ جن کی مصدقہ نقول مجسمہ درج کتاب ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مرزا جی اور اس کے خلفاء کی صداقت کی قلعی کھلتی ہے۔ اور اس کے علاوہ میزائیت کی اس میں کئی تردید ہے۔ کتاب مذکور صرف ایک بدیہ سے مجھ سے مل سکتی ہے محصول اک بذمہ خریداریہ لگا۔ اس کتاب سے ایک دلچسپ نظم ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے درج کی جاتی ہے۔ اللہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور صورت میں ایک دوسری اچھی نظم شمس الاسلام میں درج کی جاتی جس میں مرزا جی کی اُس وقت کی حالت زار کا نقشہ دکھایا جائیگا جب حکم مرزا سے کیئے عدالت میں داخل ہوئے۔

نظم و لکشن

اے امیرِ نائے دیانی !	بتا تیری کہاں وہ لہن ترانی !
کہاں تیری وہ کرسی ہائے کرسی	سنا کرتے تھے جو تیری زبانی
کھڑا کیوں پاؤں پر ہے دست بستہ	جھکا کر پیٹھ با صد ناتوانی
کھڑا ملزموں کا تیری جا ہے۔	کہاں وہ راحت دار الامانی !!
کہاں وہ کیڑا مندل کے شربت	یہ ملتا آپ کو ہے آج پانی !
زمین و آسمان تھے تیری تابع	تجھے حاصل تھی نصرت آسمانی
زمانہ نے یہ کیا پیشا ہے کھایا	پڑی تجھ پر بلائے ناگہانی
رُلا یا در بدر تجھ کو حسانے	نہیں حاصل تجھے اب مشادمانی
وہ بیتِ الفکر بیتِ الذکر کھجورے	ہے اب گورداسپور کی خاک چھانی
نہ مرزا جی ہی نکلے خود وطن سے	مافر ہو گئی ہے میرِ زاتی
عیالِ اطفال ساسے در بدر ہیں	یہ بوئے باپ کی ہے مہربانی

یہ ساری ذہنیات جو دیکھتے ہو ! ہے مرزا جی سن لئے آسمانی
عدالت میں تیری پیشی ہے ہر فرد مصیبت ہے یہ گویا جادو دانی
کمالی زور سے آکر پکڑے ہو اجر جلد مر جا کا دانی

ساقم :- خاکر ابوالفضل محمد کرم الدین عثمانی رحمہ اللہ از مجلسین ضلع جہلم

استفسارات

۱۔ نابالغ لڑکی کا نکاح جب کہ وہ یتیم ہے۔ اُس کے حقیقی بھائی کلان نے مثلاً امیر حسین کے ساتھ اندر کفو کر دیا۔ بھائی نکاح کر مینے والا مر گیا ہے۔ اب لڑکی بالغ ہو کر اپنا نکاح سابقہ جو کہ اُس کے بھائی نے امیر حسین کے ساتھ کر دیا تھا۔ فسخ کرانکر دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اس نکاح سابقہ کو توڑنے کے واسطے کلا میٹنل ایجنسی کی صورت صحیح اگر پائی بھی جادری۔ تو بھی الا بشرط القضا فی فقہائے کرام ارشاد فرماتے ہیں۔ بشرط القضا فی مطابق حکم اسی قاضی کو قضا کا اختیار ہے جو کہ وقاضی یُنفذُ وَالْأَحْکَامُ وَیُقِیْمُ الْحُلُومَ وَذ۔ جسکے شرعی اختیار پر غور بھی مفقود ہو جائے تو ایسی صورتوں میں نکاح سابقہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہ۔ اگر شرعی اختیار پر غور کے مطابق نکاح سابقہ فسخ کیا جادری۔ تو سندوستان میں کوئی عالم سابقہ نکاح کے فسخ ہونیکا فتویٰ دے سکتا ہے یا نہ۔ جناب مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم اپنے فتاویٰ (عبدالحی جلد دوم سری ۱۶) میں فرماتے ہیں۔ کہ اگر بھی واقعہ افتد ضرور است کہ صاحب معاملہ بہ بلاد اسلام کہ در ان قضا قاضی موجود است۔ مثلاً بلاد حجاز و دوم وغیرہ واز بلاد سندھ راجپور و بھوپال وغیرہ رفتہ انفصال سازد۔ آریا یہ فرمودہ مولانا صاحب مرحوم و مغفور مذکورہ بالا صحیح قابل عمل ہے یا نہ۔ بنیاداً توجہ د۔

نوٹ :- علمائے کرام اپنی تحقیق بغرض اشاعت رسالہ جلدی ارسال فرمادیں (مدیر)
(۲) ایسی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں فلسفہ اور اسلامی احکام کا مقابلہ ہو۔ فلسفہ اسلام میں کہاں تک کام لے سکتا ہے جس جگہ فلسفہ کام نہ لے۔ وہاں اسلام کے احکام پر فلسفہ

کس طرح لگایا جاسکتا ہے۔ فلسفہ یونانی اور مغربی کب ایجاد ہوا۔ غرضیکہ فلسفہ کی ماہیت اور اسلامی احکام میں فلسفہ کی شمولیت کی حقیقت معلوم کرنی ہے۔ نئی روشنی کے اصحابوں نے فلسفہ کو سپر بنا کر اسلامی احکام میں خلل اندازی شروع کر دی ہے۔ ان کی دکاوٹ یا جواب دینے کے واسطے اس کتاب کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو کتاب کا نام معلوم ہو تو مطلع فرادیں۔ اور کتاب خانہ کا نام بھی درج کریں۔ تاکہ منگوائی جائے۔

محمد اکبر پٹواری نڈر غفیل کہنوٹہ خریدار نمبر ۱۹۷

محمول کا حل

۱۔ رسالہ نشر الاسلام ماہ فروری ۱۳۳۵ء کے صفحہ ۲۳ پر مندرجہ محمول کے حل جناب محمد مظفر علی صاحب خلف مولانا مولوی محمد سلام اللہ صاحب چک عرضیہ گجرات و مولوی عبدالقادر صاحب ساکن چک بھرہ میں لائین نے ارسال فرمائے ہیں۔

۲۔ کلاغ کی آواز قاقا ہے اس میں سے صرف ایک حرف لیا جائے تو قاقا بنا۔ کبچہ کو عربی میں سم سم کہتے ہیں۔ اور نیم کبچہ سے مراد ایک بار سم ہے۔ اس طرح کلاغ کی آواز اور نیم کبچہ کو لائے سے قاسم بنا۔

۳۔ عربی میں پانی کو ما اور مندی میں جلی کہتے ہیں۔ ما اور جلی سے جمال بنا۔

نئے محمولے

۱۔ وہ کون سا عدد ہے جس کے نام کے حروف کے عدد نکالے جائیں تو اس سے ایک عدد زیادہ ہو۔ (محمد مظفر علی چک بھرہ)

۲۔ مرا نام نیک است مریے عظیم - دوشین و دولام و دو تاف و دیم
اگر نام ایلی ازین حرفہا! - بدائم کہستی تو مرد فہیم
(مولوی عبدالقادر از چک بھرہ)

ظفر وال میں شیعوں کا فرار

اسال عشرہ محرم الحرام میں ایک شیعہ مولوی سی احمد بخش صاحب القوس
جسنگ سیالوی نے چند ایک مجلسوں میں غصبِ حنلافت اور تعزیرِ داری کے جواز پر
تقریریں کیں۔ اور دسویں محرم کو جامع مسجد کے سامنے تعزیرِ داری اور سینہ کوئی کو جواز
پر ایک طویل تقریر کی۔ اور دورانِ تقریر میں یہ بھی کہا کہ کون ہے جو ان دلائل کو توڑ
سکے۔ اور قرآن کی آیات کے معنی غلط پیش کر کے عوام الناس کو دھوکے میں ڈال دیا۔
مولانا محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد ظفر وال سارا عشرہ یہاں نہیں تھے۔ عشرہ کے
بعد جب وہ تشریف لائے۔ تو سب باتیں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ مولانا المکرم نے
بعض تحقیق اسی وقت ۱۲ سوالات بغرض جواب شیعہ مولوی صاحب کو بھیج دیئے جس پر مولوی
صاحب نے منادی کرائی کہ رات کو ان سوالوں کا جواب دیا جائیگا۔ اس لئے ہماری
جماعت کے بہت سے آدمی بھی امام باڑہ میں جوابات سننے کے لئے گئے۔ مگر بجائے اس کے کہ
جوابات دیتے صحابہ کرام کی شان میں نہایت گستاخانہ الفاظ کہے جس کی وجہ سے سب مسلمان
اٹھ کر اُسی وقت مولوی صاحب محمد شفیع کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سب واقعہ بیان
کیا۔ مولانا نے اُسی وقت ایک رقمہ شیعہ مولوی صاحب کو لکھا۔ کہ آپ نے بجائے جواب
دینے کے ہماری جماعت کے دل مجروح کئے۔ بہتر ہے کہ آپ ایمان صحابہ اور تعزیرِ داری
پر میرے ساتھ تبادلہ خیالات کر لیں۔ مگر مولوی صاحب جیلے بہانے کرتے رہے۔ اور میدان
میں نہ آ سکے۔ نہ راہِ کوشش کی گئی۔ سخت سے سخت تفسیر سے ان کو ابھارا گیا۔ مگر وہ ٹال مٹول
کرتے رہے اور یہاں سے کوچ فرمائے۔ اور جاتے ہوئے کہہ گئے کہ ان سوالات کا جواب میں
تخیری بھیجوں گا۔ وہ تو خدا جانے کب بھیجیں گے۔ سوالات مذکور جنہر ض انسداد
علامۃ المسلمین اپنے رسالہ شمس الاسلام میں شائع کرنے کے لئے ارسال ہیں۔
نوٹ:۔ ان سوالات کے بھیجنے کے بعد شیعہ مولوی نے دو دن تک ظفر وال میں قیام کیا
مگر نہ جواب دیا نہ سامنے ہی آئے ۵

۱۔ سنا ہے کہ آپ نے کہا ہے کہ تعزیر شکاریہ اللہ ہے شکاری جمع خجیرہ یا شکار کے ہے جس کے معنی علامت کے ہیں۔ شریعت میں شکاریہ سے مراد علامات عبادت میں خواہ مکانی ہو یا زمانی۔ کعبہ۔ عرفہ۔ صفا و مردہ۔ مناء۔ تمام مسجدیں۔ ماہ حرام۔ عید الفطر۔ عید الضحیٰ۔ قربانی کے جانور۔ یام تشریق۔ اذان اقامت۔ ختنہ۔ نماز باجماعت۔ نماز جمعہ۔ عیدین وغیرہ۔ شکاریہ اسلام کا تقرر خدا اور رسول کا کام ہے۔ والبدن جعلناہا لکم من شکاریہ الیہ سے ظاہر ہے کہ کسی چیز کو شکاریہ قرار دینا ہر ماؤ شکار کا کام نہیں۔ کہ جس چیز کو چاہا شکاریہ اللہ بنالیا بتسام شکاریہ میں مقصود اطاعت الہی اور پیروی سنت رسول ہوتی ہے۔ کیا تعزیرہ کو خدا و رسول نے شکاریہ قرار دیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو۔ تو حوالہ دے کر مشکور فرماویں۔

۲۔ آپ نے جو فرمایا ہے کہ سلیمان نے جنوں کو حکم دیا۔ کہ تذکرہ کیلئے میرے لئے نمازیوں کی تکمیل بنا کر لاؤ۔ جس میں کوئی تو حالت قیام میں ہو۔ کوئی حالت رکوع میں اور کوئی حالت سجود میں دکھایا گیا ہو۔ یہ کہاں لکھا ہے۔ جو آیت آپ نے پڑھی تھی۔ اس میں مضنون نہیں نہیں ملا۔

۳۔ تعزیرہ داری کی موجودہ صورت کب سے شعرا ہوئی۔ اور کس نے ایجاد کی۔ کوئی معتبر حوالہ دے کر مشکور فرماویں۔

۴۔ تعزیرہ داری فرض ہے۔ واجب ہے یا سنت ہے۔ جو کچھ بھی ہو۔ اس کی دلیل سے مطلع فرماویں۔

۵۔ ذی روح یا غیر ذی روح کی تصویر تعظیماً بنانا شرعاً جائز ہے۔ کیا آپ اس پر کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

۶۔ صفا و مردہ کعبہ جو اسود وغیرہ شکاریہ اللہ کی نقل بنا کر زیارت کرنے سے ہم ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ دلیل شرعی سے جواب کو مدلل فرمایا جاوے۔

۷۔ اوراق قرآن اس لئے واجب التحظیم ہیں کہ ان میں وحی وہ کلام الہی ہے جو رسول اللہ کی زبان نکلا۔ کیا تعزیرہ میں جہاں شہید کر لیا موجود ہو جو واجب التحظیم ہو؟ (باقی آئندہ)

من انصار الى الله

اگر آپ نے اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائیے
 اس کے رکن بنکر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ عرصہ چار سال سے یہ جماعت تہذیب
 خاوشی کیساتھ سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ ایمانہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم غزنیہ
 قائم ہے۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے
 دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرانے اور انہیں ردائے فتنہ
 مرزائیت کے دائم تنزیہ سے نجات دلانے کیلئے نہایت سرگرمی سے کام لہر رہا ہے۔ بھیرہ ہل ایک
 عالیشان قلعی کتب خانہ (لائبریری) کا قیام زیر توجہ ہے مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم
 ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھئے رسالہ شمس الاسلام کا خریدار بتلایا اسکی اشاعت وسیع کرنے میں امداد دینا
 ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے
 جلد از جلد سبکدوش کر دیں حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں۔ صرف طباعت
 کتابت و کاغذ کے مصارف پورے کرنے کیلئے جدوجہد سے کام لیتا رہتا ہے۔ نفین جانی۔ کہ
 رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم تبلیغ اور مناظر کے جاننے کے برابر ہے کم از کم
 کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل دیہہ اہل محلہ جذبہ کر کے اپنے امام مسجد
 کے نام جاری کرادیں ایسے امان مساجد کا فرض ہے۔ کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو
 ہر ماہ آگاہ کر دیا کریں۔ مہندہ قلعہ تل تبلیغی کتب دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ سے مل سکتی ہیں۔

<p>نذرانہ بجایا بجایا</p>	<p>فتاویٰ اجتناب الخفیہ یعنی ہندوستان کے صد ہا علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ عدم جواز نکاح سنیتہ یا مرد شعی یا مرزائی قیمت</p>	<p>حقیقت تستیم</p>
<p>بارقہ ضعیفہ در رو کتاب تہذات مرزا شیعہ قیت دو آنہ</p>	<p>رسول اثنا عشریہ نہایت مکمل کتاب قیت عامہ علاوہ ان میں [بیچھی رسالہ] کی معرفت شمس الاسلام [میں] سب کو ملے</p>	<p>اسلامی میل مسائل زکوٰۃ عمدہ طریقہ سربان کتب قیت ہر قسم کی کتب شمس الاسلام</p>

نیکی کے طالب و غایت شمار

دعوتِ عسکری

زبانِ بیشتر کہ باگِ آید فلان

ترتیب الانصار کے مقاصد اغراض طریقہ عمل مسروق ہذا پر مروج ہیں مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ یہ کام سلام اور سلامتی کے فائزے کے ہیں یا نہیں اگر میں نہ کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ توفیق حصہ لے ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی پورے کی آبیاری فرما سکتے ہیں اولاً اپنی مملوری آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کریں جو ماہِ جمادی الاول کو بیچتا ہے نیز اس کے رکن بن کر دوسرے رکن بننے کی ترغیب دیکر اس کا حلقہ کا وسیع کیجئے ۲۰ اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر سب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزویہ کے غریب نادار طلباء اور یتیم لاوارث بچوں کیلئے عطا فرمائیں جنکی تعلیم و تربیت خوراک رہائش کا ذمہ حزب الانصار نے لے رکھا ہو وہاں مملوری رسالہ شمس السلام کے خریدار بن کر حزب الانصار کو اس کے مالی مصارف سبکدوشی میں امداد کیجئے نیز رسالہ کی اشاعت و وسیع کرنے کیلئے سعی فرمائیے کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جس میں رسالہ نہ جانا ہو یقین جانئے کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم تبلیغ اور مناظر کے جانیے برابر ہے ۳۰ تیامی مساکین غریب عمارت کے سچے جہاں میں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم غزویہ بھیرہ میں بھیجیں تاکہ بری صحبت کے اثر سے بچکر اسلام کے سچے خادم بن سکیں (۵) اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم غزویہ بھیرہ میں بھیجیں۔ چار سال میں معمولی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ امامانِ مساجد کو مجبور کریں کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں یا اپنے بچوں کو چار سالہ نصاب کی تکمیل کیلئے بھیرہ میں بھیجیں (۱۱) ان علم حضرات رسالہ کی علمی اعانت سے مدینہ نہ فرمائیں اور مختصر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے پاس خرید کر کتابخانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دیکیں جن جن کتب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ انصار معلوم کر لیں (۱۲) اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی تبلیغی قہرہ دیگر کو ایف کی طرح فرماتے رہا کریں اور اگر ضرورت ہو تو حزب الانصار کے مبلغین طلبہ اور تبلیغی طلبہ کے انعقاد کا انتظام کریں (۱۳) اگر آپ میں کر سکتے ہیں تو حسبِ تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام مروج کریں

المعلن :- **فاطمہ حزب الانصار حجابیہ پنجاب**

باجاہد علی احمد ٹوی ایڈیٹر رتھ سلسلہ منور سیرت ریس سرگودھ سے جسکے عہدہ منوط شاہ دور سے شائع ہوا۔